ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

دسمبر 2016ء

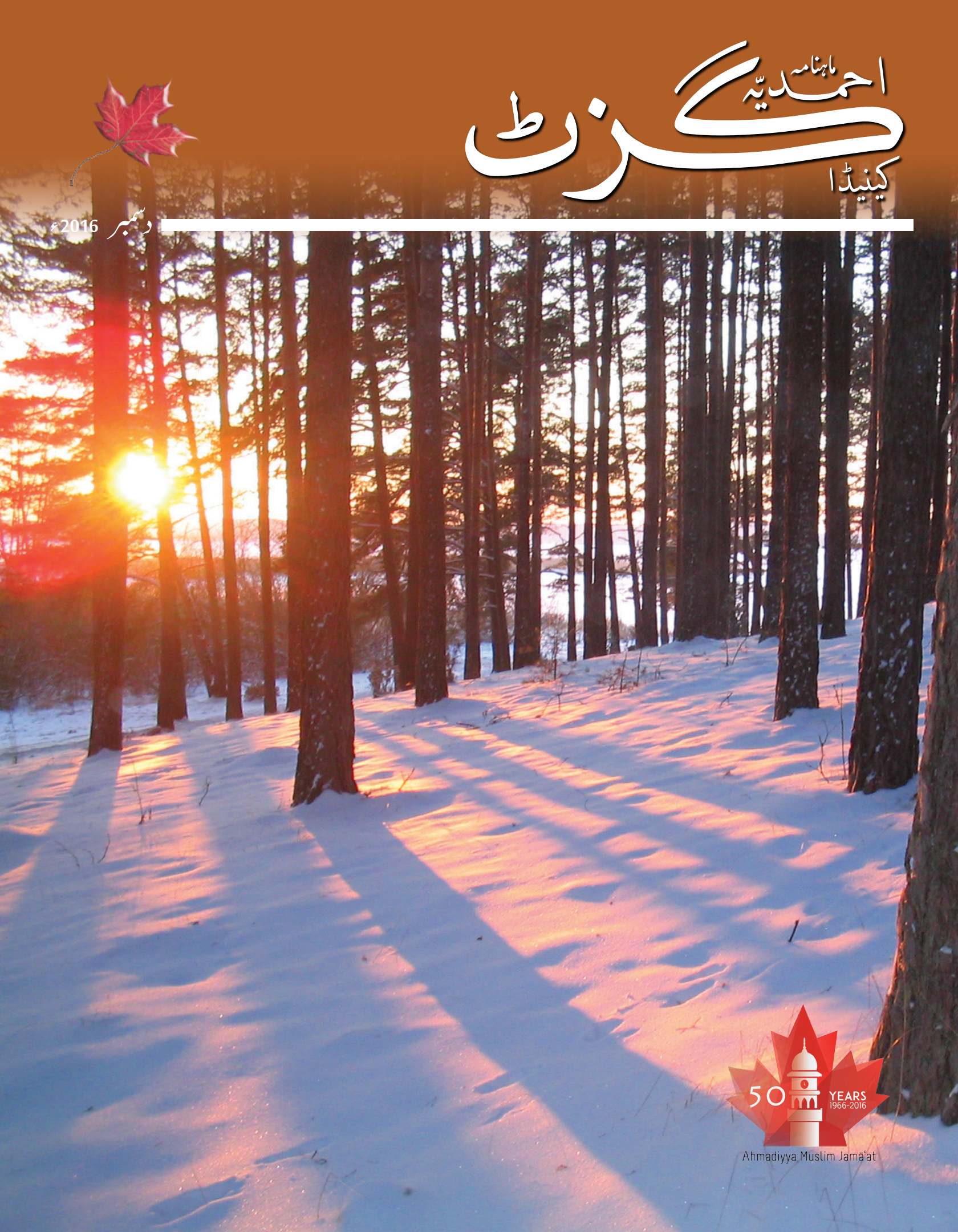

مالی قربانیوں کے لئے ایک جامع ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہوسکتا ہے، نہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو سکتے ہیں، نہ یہ ترجمے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکتے ہیں۔ نہ مشن کھولے جاسکتے ہیں، نہ مربیان، مبلغین تیار ہو سکتے ہیں اور نہ مربیان، مبلغین جماعتوں میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔ نہ ہی مساجد تعمیر ہوسکتی ہیں۔ نہ ہی سکولوں، کالجوں کے ذریعہ سے غریب لوگوں تک تعلیم کی سہولتیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔ نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ سے دکھی انسانیت کی خدمت کی جاسکتی ہے۔ پس جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اور ہر کنارے کے ہر شخص تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہنا ہے۔ اور اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا اس میں شامل ہونا فرض ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 اپریل 2006ء)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

دسمبر 2016ء جلد نمبر 45 شمارہ 12

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصے	4
☆	تقریر جلسہ سالانہ یوکے 2016ء : ہمارا خدا۔ زندہ خدا ازمکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب	7
☆	جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء کے موقع پر بعض معزز مہمانوں کے خطابات ازنمائندہ خصوصی محمد اکرم یوسف	۱۴
☆	کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	۱۸
☆	پیارے بھائی مکرم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب ازمکرم عبدالحلیم طیب صاحب	21
☆	پہلے انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد ازمکرم محمود احمد ملک صاحب	23
☆	جامعہ احمدیہ کینیڈا کی چند مساعی کا تذکرہ جولائی تا اکتوبر 2016ء ازمکرم فضل اللہ منیب صاحب اور مکرم ہاشم عثمان صاحب	25
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	۲۷
☆	تصاویر: بشیر ناصر، مظفر ملک، اسد سعید، محبوب الرحمٰن شفیق اور بعض دوسرے	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ o

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی ۙ لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ o

(سورۃ البقرۃ 2:262-263)

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : قَالَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکْمَۃً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَ یُعَلِّمُھَا۔

(صحیح بخاری ۔ کتاب الزکوۃ ، باب انفاق فی حقہ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 700)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ نے سمجھ، دانائی، اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بُلاتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 497-498)

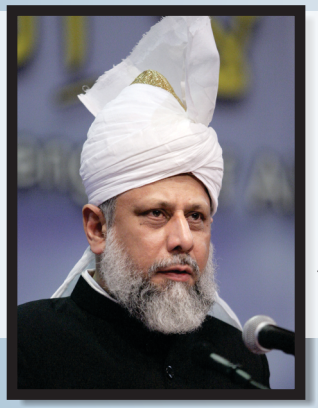

مسجد محمود ریجائنا، کینیڈا کا افتتاح۔ اللہ تعالیٰ کے شکر، مالی قربانی اور مساجد کی آبادی سے متعلق عہدیداران اور ذیلی تنظیموں کو تلقین

جان، مال، وقت کو قربان کرنا جماعت احمدیہ کا مزاج ہے کیوں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو مقصود بنایا ہے

رضا کارانہ کام سے مسجد تعمیر کرنے کی جو ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہیے جہاں تک ہو سکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہئے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 2016ء بمقام مسجد محمود ریجائنا، کینیڈا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مؤرخہ 4 نومبر 2016ء کو خطبہ جمعہ سے قبل مسجد محمود، ریجائنا، کینیڈا کا تختی کی نقاب کشائی کر کے افتتاح فرمایا اور دعا کروائی بعد ازاں خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ التوبہ آیت 19 کی تلاوت کی اور فرمایا:

الحمدللہ جماعت احمدیہ ریجائنا کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ یہاں جماعت کی تعداد، اردگرد کے علاقوں سمیت 160 ہے اور مسجد میں 400 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور 100 افراد کی مزید گنجائش نکل سکتی ہے۔ گویا مسجد موجودہ ضرورت سے تین گنا بڑی ہے۔ اس کے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کئے ہیں۔ اس مسجد کے لئے کم سے کم ٹینڈر بھی 2.8 ملین کا تھا جب کہ باقی اخراجات ملا کر 3.5 ملین بنتا تھا۔ لیکن کل خرچ 1.6 ملین ہوا۔ نصف سے کم رقم میں مسجد تیار ہوگئی یقیناً ایک دنیا دار اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کیوں کہ اسے نہیں پتا قربانی کیا ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے قربانیوں کے کیا معیار قائم کئے ہیں۔ جان، مال، وقت کو جو قربان کرنے کی مثالیں ملتی ہیں وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ملتی ہیں۔ یہ مزاج ہر جگہ جماعت احمدیہ کا ہے۔ دنیا کے کسی بھی خطے کے رہنے والے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ قربانی کی توفیق دیتا ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو مقصود بنایا ہے۔

حضور انور نے جماعت کی نصف سے زائد رقم بچا لینے والے سیسکاٹون کے تین بھائیوں، دیگر رضا کار جن میں مقامی لوگوں اور دیگر جماعتوں کے احمدی احباب اور لجنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ان لوگوں نے اپنے روپے اور وقت کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ مجھے بتایا گیا ہے تقریباً ساڑھے اکتالیس ہزار گھنٹے کام کیا ہے۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ احمدیوں میں نظر آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک طرف بعض لوگ بدامنی پھیلانے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف احمدی ترقی یافتہ اور دنیاوی ترجیحات میں بڑھے ہوئے ملک میں اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے اپنا مال اور وقت پیش کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتا ہے وہ جنت میں اپنے لئے گھر تعمیر کرتا ہے۔

ان مساجد کی تعمیر میں یہ قربانی اس لئے ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں وہاں دین کے بارہ میں غلط تصور دنیا کے ذہنوں میں سے نکالیں۔ دنیا کو بتائیں کہ ہماری مساجد اور تعلیم دنیا میں فساد اور تباہی کا ذریعہ نہیں بلکہ دنیا و آخرت میں بھلائی کا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کی محبت دنیا میں قائم کرنے اور اس کا حق ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کی تعمیر سے کینیڈا کی جماعت کو یہ اعزاز بھی ملا کہ پہلی دفعہ احمدی رضا کاروں نے اکثر کام کر کے جماعت کی رقم بچائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کے مال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

حضور انور چھوٹی مساجد بنانے کے پروگرام کا ذکر فرما کر توجہ دلائی کہ ہمارے وسائل ایسے نہیں کہ ہر جگہ مسجد بنا سکیں۔ اس لئے یہ جو رضا کارانہ کام شروع کیا ہے مسجد تعمیر کرنے میں ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہیے جہاں تک ہو سکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضور انور نے مساجد کے قیام کی اغراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس کی روشنی میں بیان کر کے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور یہ شرط یاد رکھیں کہ اخلاص جو صرف وقتی جذبہ اور جوش نہ ہو بلکہ مقاصد کو بھی پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ نام و نمود مدنظر نہ ہو خالصۃً للہ مسجد کی تعمیر ہو۔

مساجد کے لئے وقت دینے والوں پر اللہ کے احسانات کا ذکر کر کے فرمایا: اللہ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ نیت کی نیکی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر نوازتا بھی ہے۔ حضور انور نے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کے شکر، مساجد کا حق ادا کرنے، قیام نماز، انفاق فی سبیل اللہ، مساجد کی آبادی سے متعلق عہدیداروں اور ذیلی تنظیموں کو توجہ دلائی اور فرمایا: مسجد کی تعمیر پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اس رنگ میں کریں کہ یہاں کے ہر شخص تک اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ یہ اللہ کی شکر گزاری کے ساتھ لوگوں کا حق ادا کرنا بھی ہے۔ اور یہ ان لوگوں کا حق ہے کہ ان کو حقیقی پیغام دیں اور گند سے باہر لائیں۔ بعض لحاظ سے آزادی کے نام پر اخلاقی طور پر یہ لوگ دیوالیہ ہو چکے ہیں۔ آج دنیا کو ہلاکت سے بچانا احمدیوں کا کام ہے۔ لیکن اس کے لئے شرط وہی ہے کہ ہمارے قدم آگے بڑھیں۔ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو بچائے جو دنیا خدا کو بھول رہی ہے اس کو بچائیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درد کو محسوس کرنا چاہیے اور اپنے وہ نمونے قائم کرنے چاہئیں جو جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیک نامی کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ ہمارا کل ہمارے آج سے بہتر ہو ہمارے بچے اور نسلیں اس بات کو سمجھنے والی ہوں کہ ان کے ماں باپ نے جو قربانی کی، مساجد بنائیں، دعوت الی اللہ کے کام کئے اور بچوں کو دین کو دنیا پر قائم رہنے کی تلقین کی وہی حقیقی دولت ہے جو انہوں نے چھوڑی ہیں۔ پھر آئندہ نسلیں یہ سوچ پیدا کرتی چلی جائیں اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہماری آئندہ نسلیں بھی سمیٹتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 4 نومبر 2016ء)

تحریکِ جدید کے 83ویں سال کا اعلان۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی اہمیت اور مخلصین کی قربانیوں پر اللہ کا سلوک

سال گزشتہ میں دنیا بھر میں پاکستان اوّل رہا۔ اس کے بعد جرمنی، برطانیہ اور امریکہ رہے

اللہ نے ایم ٹی اے کو خلافت اور جماعت کے تعلق کا ایک ذریعہ بنایا ہے، خطبات سنیں، خلاصہ سننے میں اور پورا سننے میں بڑا فرق ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2016ء بمقام مسجد بیت النور، کیلگری، کینیڈا کا خلاصہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 11 نومبر 2016ء کو مسجد بیت النور کیلگری کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اقتباسات پیش فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی کا ایک بڑا حصہ مال خرچ کرنے کا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار ہے۔ خدا کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے، حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکالیف برداشت نہ کی جائیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں۔

پھر فرمایا: آج کل کی دنیا سمجھتی ہے کہ مال کو جمع کرنا اور اسے صرف اپنے آرام کے لئے خرچ کرنا ہی ان کے لئے خوشی اور سکون کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن ایک مومن سمجھتا ہے جسے دین کا حقیقی شعور ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتیں اور سہولتیں انسان کے لئے پیدا فرمائی ہیں لیکن زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، تقویٰ پر چلنا ہے، اللہ اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے۔ اصل سکون مال خرچ کرنے میں ہے۔ آج اگر ہم جائزہ لیں تو دنیا کے فساد اور فتنوں اور افراتفری کی وجہ دولت کی محبت اور ہوس ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے جو ایک نظام کے تحت خرچ کرتی ہے جس سے اشاعتِ دین کے کام ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ تکلیف اُٹھا کر خرچ کرتے ہیں۔ جماعت کا مالی نظام اور خرچ بہترین ہے۔

حضور انور نے چندہ کی ادائیگی سے حاصل ہونے والی برکات کا ذکر کرتے ہوئے چند ایمان افروز واقعات پیش کئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا سلوک ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبّوں کی جماعت عطا کرنے اور اُن کو ایمان میں بڑھانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتے ہیں، اللہ ان کو مزید بڑھاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مالی قربانیوں کے بے شمار واقعات ہیں۔ آپ نے ان میں سے چند ایک پیش بھی کئے۔ اور فرمایا کہ تقریباً ہر ملک میں رہنے والوں کے ساتھ یہی سلوک ہے جو اللہ کی خاطر اس کی طرف بڑھتے ہوئے قربانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بے انتہا نوازتا ہے۔ یہ چندے خدا کے دین کی اشاعت میں خرچ ہوتے ہیں۔ مرکز اُن ممالک پر خرچ کرتا ہے جن کے اپنے بجٹ پورے نہیں ہوتے۔ سینکڑوں سکول، درجنوں ہسپتال، سینکڑوں مشن ہاؤسز، مساجد ہر سال تعمیر ہوتی ہیں جو تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے چندوں سے پوری کی جاتی ہیں، ایم ٹی اے پر بھی کئی ملین ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔

حضور انور نے براہِ راست خطبہ سننے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: جائزہ کے مطابق یہاں ایم ٹی اے سننے کا جتنا رواج ہونا چاہیے وہ نہیں ہے یا کم از کم میرے خطبات براہِ راست نہیں سنتے۔ جماعت ایم ٹی اے پر بے شمار خرچ کرتی ہے یہ جماعت کی تربیت کے لئے ہے۔ اگر وقت کا فرق بھی ہے تو جو خطبہ نشر مکرر آتا ہے اسے سننا چاہیے۔ بے شمار غیر لوگ سنتے ہیں اور لکھتے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اگر گھروں میں آپ لوگ توجہ نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ آپ کی اولادیں پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گی۔ اس سے پہلے کہ پچھتاوا شروع ہو جائے، اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑیں اور اس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے دیا ہوا ہے۔ بے شمار اچھے پروگرام ایم ٹی اے پر آتے ہیں لیکن کم از کم خطبات تو ضرور سنا کریں۔ یہ نہیں کہ مربی صاحب نے ہمیں خلاصہ سنا دیا تھا دیکھیں ہمیں پتا ہے کہ کیا کہا۔ خلاصہ سننے میں اور پورا سننے میں بڑا فرق ہے۔

آخر میں حضور انور نے تحریک جدید کے 83ویں نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کے کوائف پیش فرمائے۔ اور فرمایا: اللہ کے فضل سے جماعت کو 1 کروڑ 9 لاکھ 33 ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ گزشتہ سال سے 17 لاکھ 17 ہزار پاؤنڈ سے زائد ہے۔ جماعتوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان تو ہوتا ہی ہمیشہ پہلے نمبر پر ہے۔ اس کو چھوڑ کر جرمنی، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، بھارت، آسٹریلیا، مڈل ایسٹ کی جماعت، انڈونیشیا، غانا، سوئٹزرلینڈ ہیں۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے پہلا امریکہ پھر سوئٹزرلینڈ، یوکے، فن لینڈ، سنگاپور، جرمنی، سویڈن، ناروے، جاپان اور کینیڈا ہے۔ افریقن ممالک میں ماریشس، غانا، نائیجیریا ہیں۔

تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں بھی 90 ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ 14 لاکھ 4 ہزار لوگ شامل ہوئے ہیں۔

پاکستان کی تین بڑی جماعتوں لاہور، کراچی اور ربوہ کا ذکر کرکے فرمایا: باوجود غربت کے پاکستان کے چندے بہت اعلیٰ معیار کے ہوتے ہیں۔

آخر پر حضور انور نے جرمنی، برطانیہ، کینیڈا، امریکہ، انڈیا، آسٹریلیا کی دس دس جماعتوں کی پوزیشن بتا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سب شامل ہونے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت دے اور ان کو قربانیوں کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر قربانیوں کی توفیق دے اور خلافت سے ہمیشہ ان کا مضبوط تعلق قائم کرتا رہے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 15 نومبر 2016ء)

کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص ووفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے

کینیڈا میں 2 پیس سمپوزیم، 3 مساجد کا افتتاح، پارلیمنٹ میں خطاب پر شرکاء کے تاثرات، میڈیا کوریج

یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کی ہمیں قدر کرنی چاہئے۔ کینیڈا کے احمدی اس طرف خاص توجہ دیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 نومبر 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 18 نومبر 2016ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

حضور انور نے اپنے کینیڈا کے حالیہ دورہ کے حوالہ سے جلسہ کے علاوہ باقی مصروفیات اور پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص و وفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بھی جماعتی کاموں کے لئے آگے بڑھنے کی روح لئے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر پریس اور میڈیا کے حوالے سے نوجوانوں نے بہت کام کیا ہے۔ وسیع پیمانہ پر جماعت کا تعارف کروایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس کوشش کو پھل بھی لگایا۔ لیکن اس دفعہ میڈیا سے تعلق میں واضح فرق نظر آیا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خالصۃً اللہ کا فضل ہوا ہے ان لوگوں کی کوشش میں اللہ نے بے انتہا برکت ڈالی ہے۔ یا تو یہ کوشش ہوتی تھی کہ پریس میں ہماری کوئی خبر یا ذکر آجائے تا کہ جماعت کا تعارف ہو جائے۔ لیکن پریس اور میڈیا نخرے کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ میڈیا والے ہمارے پیچھے پھرتے تھے کہ ہم نے امام جماعت احمدیہ کا انٹرویو لینا ہے اور بات کرنی ہے لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے مجبوری تھی اس وجہ سے میڈیا سے معذرت بھی کرنی پڑی۔ اب ہماری وہاں کی میڈیا ٹیم کو چاہئے جن سے معذرت کی گئی تھی ان سے مل کر یا تحریری معذرت بھی کریں۔ یہ اگلے رابطوں کے لئے بہت ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین نئی مساجد بنائی ہیں۔ پارلیمنٹ میں، یارک یونی ورسٹی میں خطاب ہوا۔ ٹورانٹو اور کیلگری میں پیس سمپوزیم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ لوگوں نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کی خوبصورتی کا اعتراف کیا۔ ٹورانٹو میں تین انٹرویوز ہوئے ایک گلوبل نیوز، ٹورانٹو نے کیا، جسے تین لاکھ افراد نے دیکھا اور ایک لاکھ افراد سے زائد آن لائن دیکھ چکے ہیں۔ دوسرا انٹرویو نیشنل ٹی وی CBC کے مبصر اعلیٰ (Chief Correspondant) نے لیا۔ یہ سب سینئر جرنلسٹ ہیں۔ جس سے دس ملین کینیڈین تک پیغام پہنچا۔ اسی طرح نیشنل اخبار The Globe and Mail میں تفصیلی خبریں شائع ہوئیں، یوٹیوب پر بھی آیا، ڈیڑھ ملین تک خبر پہنچی۔ پھر لیکچر کے حوالہ سے کوریج پانچ لاکھ افراد تک تھی۔

حضور انور نے فرمایا: آٹوا ہ میں وزیراعظم سے الگ ملاقات ہوئی اور بڑے اچھے ماحول میں ہوئی اور ان کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ پارلیمنٹ ہاؤس کی تقریب میں چھ کینیڈین وزیر، 57 ممبران پارلیمنٹ، 11 ممالک کے سفیروں، امریکہ اور لیبیا کے نمائندگان، اونٹاریو کے وزیر اور کئی اہم شخصیات جمع تھیں۔

حضور انور نے میڈیا کوریج کے حوالے سے فرمایا کہ وزیراعظم نے خود اپنے ٹویٹ اکاؤنٹ پر لکھا کہ مجھے آج جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ مختلف ذریعوں سے ساڑھے چار ملین افراد تک یہ خبر پہنچی۔

حضور انور نے فرمایا: ایوانِ طاہر ٹورانٹو میں پیس سمپوزیم میں 614 غیر از جماعت لوگ شامل ہوئے۔

پھر فرمایا: تیسری تقریب یارک یونی ورسٹی میں ہوئی۔ اس یونی ورسٹی میں 53 ہزار طلباء اور سات ہزار استاد ہیں۔ کینیڈا کی تیسری بڑی یونی ورسٹی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر سیسکاٹون میں بھی مجموعی طور پر 1.78 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ پھر مسجد محمود ریجائنا کے افتتاح کے موقع پر استقبالیہ (Reception) کی تقریب میں 200 مہمان شامل تھے۔ مختلف ذرائع سے 1.97 ملین تک پیغام پہنچا۔

پھر فرمایا: مسجد الامان لائیڈمنسٹر کا افتتاح ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر کیلگری میں جمعہ کے بعد پیس سمپوزیم میں 644 مہمانوں نے شرکت کی۔ کیلگری میں آٹھ یا دس چینلز نے خبریں دیں۔ اس طرح مجموعی طور پر کیلگری میں پانچ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

حضور انور نے تمام پروگراموں میں شامل ہونے والوں کے تاثرات پیش فرمائے۔

حضور انور نے مجموعی طور پر میڈیا کوریج کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے فرمایا: 32 ٹی وی نے پانچ زبانوں میں خبریں نشر کیں۔ جس سے چالیس ملین افراد تک، چھ زبانوں میں مختلف ریڈیو سٹیشنز سے تیس خبریں نشر ہوئیں۔ جس سے آٹھ لاکھ لوگوں تک، 227 اخبارات سے بارہ مختلف زبانوں میں خبریں اور انٹرویوز شائع ہوئے اور ان کے ذریعہ 4.8 ملین اور سوشل میڈیا کے ذریعہ 14.6 ملین تک پیغام پہنچا۔ اس طرح مجموعی طور پر تمام ذرائع سے ساٹھ ملین سے زائد افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا۔ الحمدللہ

حضور انور نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس فضل کی ہمیں قدر بھی کرنی چاہئے اور اسے سنبھالنا بھی چاہئے۔ خاص طور پر کینیڈا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل مزید بڑھیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے ہر کام میں احمدیت اور اسلام کا پیغام پہنچانے، توحید قائم کرنے اور خدا کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کی نیت ہونی چاہئے۔ اگر یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت بھی دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں پیس ویلیج کے احمدیوں کو کہتا ہوں اپنا احمدی ماحول پیدا کریں اور صحیح نمونہ قائم کرنے والے ہوں۔ جو خلافت کے ساتھ محبت کا اظہار وہاں کرتے رہے بعد میں بھی اس میں اضافہ کرنے والے ہوں اور اپنے اصل مقصود کو نہ بھولیں کہ اللہ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کی حفاظت میں ہمیں کبھی بھی سست نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی، آپ کو بھی، مجھے بھی اور سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 22 نومبر 2016ء)

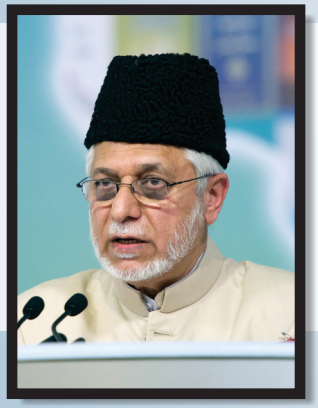

ہمارا خدا، زندہ خدا

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب ایم اے امام مسجد فضل لندن

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ص ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط

(سورۃ البقرۃ 2:256)

ترجمہ: اللہ! اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا) اور (قائم بالذات ہے۔ اسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔

افتتاحیہ

میری تقریر کا عنوان ہے: ہمارا خدا، زندہ خدا

چار الفاظ کا یہ عنوان اپنے اندر معانی کا ایک سمندر رکھتا ہے۔ اس عنوان میں آج کی اس دنیا کے لئے حقیقی نجات کا پیغام ہے جو مادیت میں گم اور خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر ہوتی جا رہی ہے۔ اس دور میں دہریت کے علاج اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو مبعوث فرمایا جن کو رسول مقبول ﷺ کی کامل پیروی اور غلامی کی برکت سے اس زمانہ میں ایک 'محمدی' کا مقام حاصل ہوا اور آپؑ نے محمدی فیضان کی برکت سے، گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے والی انسانیت کو دائمی نجات اور روحانی زندگی کی نوید دیتے ہوئے فرمایا:

''آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 346)

آپؑ نے مزید فرمایا:

''زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ زندہ خدا ملے۔ زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلا واسطہ ملہم کر سکے اور کم سے کم یہ کہ ہم بلا واسطہ ملہم کو دیکھ سکیں۔ سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 311)

اسلام کے پیش کردہ زندہ خدا کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ ذکر فرمایا۔ تقریر کی ابتدا میں جو آیت تلاوت کی گئی ہے اس آیت کا مرکزی لفظ الحی ہے جس کا مطلب مسیح پاک علیہ السلام کے الفاظ میں یہ ہے کہ وہ خدا زندہ ہے اپنی ذات سے، روحانی اور جسمانی طرز پر زندہ کرنے والا۔ خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ ہمیشہ رہنے والا اور تمام جانوں کی جان۔ ہر قسم کی زندگی کا دائمی سہارا۔

اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات عالیہ کی طرح اس کے زندہ رہنے کی صفت بھی اپنے تمام معانی کے اعتبار سے ازلی ابدی ہے اور اس کا ظہور زمان و مکان کی حدود و قیود سے بہت بالاتر ہمیشہ جلوہ گر نظر آتا ہے۔ انبیا کرام کی تاریخ میں اس کے ایمان افروز نظارے ملتے ہیں۔ تفصیل میں جانے کا موقع نہیں، اشارۃً ذکر کرتا ہوں کہ:

☆ حضرت نوح علیہ السلام کے دشمن طوفانِ نوح کا شکار بنے مگر ان کو اور ان کے متبعین کو خدا نے محفوظ و مامون رکھا۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قادر خدا نے آتشِ نمرود سے محفوظ رکھا اور آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے ٹھنڈک اور سلامتی کا پیغام بن گئے۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کو زندہ خدا نے موت کے کنویں سے نجات بخشی اور معجزانہ طور پر عزت و تکریم کے ساتھ صاحبِ اقتدار بنا دیا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہر میدانِ مقابلہ میں دشمنوں پر غلبہ عطا کیا اور فرعون اپنے تمام لشکروں سمیت ان کی نظروں کے سامنے سمندر میں غرق ہو کر زندہ خدا کی غالب تقدیر کا نشان بن گیا۔

☆ حضرت یونس علیہ السلام کو معجزانہ طور پر مچھلی کے پیٹ میں زندہ سلامت رکھا۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں نے صلیب پر مارنا چاہا لیکن قادر خدا نے اپنے دستِ قدرت سے ان کو صلیبی موت سے محفوظ رکھا۔

☆ ہمارے آقا و مولیٰ خاتم الانبیا محمد عربی ﷺ کا بابرکت دور آیا تو مشکلات کے عظیم پہاڑوں کے مقابل پر زندہ خدا کی زندگی بخش تجلیات نے دشمنوں کے ہر حیلے اور جتن کو نامراد کر دیا۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر، غار ثور میں پناہ کے موقع پر، سراقہ بن مالک کے تعاقب کے دوران، غزوات کے ہر میدان میں، یہودیہ کے زہر کھلانے کی مذموم کوشش کے وقت اور پھر۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے الفاظ میں:

''جب شاہ ایران نے ہمارے نبی ﷺ کی گرفتاری کے لئے اپنے سپاہی بھیجے تو اس قادر خدا نے اپنے رسول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہہ دے کہ آج رات کو میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے۔'' (چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 353)

حق تو یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ساری زندگی ایک قادر و توانا اور زندہ خدا کے جلووں کی ایک دلربا تاریخ ہے جو ہر لحاظ سے بے نظیر اور بے مثل ہے۔

آقائے نامدار محمد عربی ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعودؑ کی ساری کی ساری زندگی مقدس آقاؐ کے مقدس نام کی برکت سے زندہ خدا کی تجلیات سے بھری ہوئی تھی۔ اس بابرکت دور کا ہر دن کل یوم ھو فی شان کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ بطور مثال صرف دو واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کپورتھلہ اور مقامی غیر احمدیوں کے مابین مسجد کے متعلق ایک مقدمہ ہو گیا اور کافی دیر چلتا رہا۔ عدالت کا جج غیر احمدی اور مخالف تھا۔ کپورتھلہ کے احمدی دوست اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھے۔ بار بار مسیح پاک علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے۔ آپؑ نے ایک موقع پر بڑی غیرت اور تحدّی کے ساتھ فرمایا:

''گھبراؤ نہیں۔ میں سچا ہوں تو یہ مسجد تمہیں مل کر رہے گی''

جج نے بدستور مخالفانہ روش قائم رکھی اور احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھ دیا۔ اب زندہ خدا کی قادرانہ تجلی کا کرشمہ دیکھیں کہ جس روز اس نے دستخط کرنے کے بعد فیصلہ سنانا تھا اس روز وہ عدالت جانے سے قبل اپنی کوٹھی کے برآمدہ میں بیٹھا تھا۔ نوکر نے بوٹ پہنا کر تسمہ باندھنا شروع کیا تو جج پر اچانک دل کا حملہ ہوا اور وہ چند لمحوں میں دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس کی جگہ جو دوسرا جج آیا وہ ہندو تھا۔ اس نے ازسرِ نو مسل دیکھ کر فیصلہ احمدیوں کے حق میں کر دیا۔ مسیح پاک

کی بات پوری ہوئی اور مسجد احمدیوں کو مل گئی!

(سیرت المہدیؑ۔ حصہ اول، صفحہ 64، روایت 79)

حیدرآباد دکن سے ایک نوجوان عبدالکریم تعلیم کے لئے قادیان آیا۔ اتفاق سے اسے ایک باولے کتے نے کاٹ لیا۔ مقامی طور پر ہر ممکن علاج کیا گیا جب کچھ فائدہ نہ ہوا تو بالآخر اس کو علاج کے لئے کسولی کے مشہور ہسپتال بھجوایا گیا۔ واپس آکر جب مرض کے آثار دوبارہ نمایاں ہوئے تو ڈاکٹر کوتار کے ذریعے اطلاع دی گئی اور مشورہ پوچھا گیا۔ ان کی طرف سے جواب آیا:

Sorry ! nothing can be done for Abdul Karim

اس جواب پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بڑے جلال سے فرمایا:

''ان کے پاس علاج نہیں۔ مگر خدا کے پاس تو علاج ہے''

چنانچہ آپ نے اس نوجوان کے لئے بڑے درد سے دعا کی اور زندہ خدا کی قدرت دیکھئے کہ جس نوجوان کو دنیا کے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا، وہ صحتیاب ہوگیا اور اس کے بعد لمبی زندگی پائی!

(بحوالہ تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 48)

آیئے اب متفرق واقعات کی دنیا میں اتر کر اس حقیقت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ واقعات کا ایک گلدستہ پیش کرتا ہوں۔

عین ضرورت کے وقت غیبی مدد

اسلام کا زندہ خدا عین ضرورت کے وقت اپنے بندوں کی غیب سے مدد فرماتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں محترم صوفی عطا محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ:

ایک دفعہ عید کی صبح کو حضرت مولوی صاحب نے غربا میں کپڑے تقسیم کئے حتی کہ اپنے استعمال کے کپڑے بھی دے دیئے۔ گھر والوں نے عرض کی کہ آپ عید کیسے پڑھیں گے۔ فرمایا کہ: خدا تعالیٰ خود میرا انتظام کردے گا۔ یہاں تک کہ عید کے لئے روانہ ہونے میں صرف پانچ سات منٹ رہ گئے۔ عین اسی وقت ایک شخص حضرت کے حضور کپڑوں کی گٹھڑی لے کر حاضر ہوا۔ حضور نے وہ کپڑے لے کر فرمایا:

''دیکھو ہمارے خدا نے عین وقت پر ہمیں کپڑے بھیج دیئے۔''

(حیات نورؓ، صفحہ 641-642)

زندہ خدا کی قادرانہ تجلی

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ انی مھین من اراد اھانتک کہ میں اسے ذلیل کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ اس حوالہ سے زندہ خدا کی قادرانہ تجلی کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔

ایک شدید معاندِ احمدیت حافظ سلطان کا واقعہ لکھا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری بار سیالکوٹ تشریف لائے اس شخص نے جو سکول میں استاد تھا۔ لڑکوں کی جھولیوں میں راکھ ڈلوا کر انہیں چھتوں پر چڑھا دیا اور انہیں سکھایا کہ مرزا صاحب جب یہاں سے گزریں تو راکھ ان کے سر پر ڈال دینا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اس اہانت اور ظلم کی پاداش میں اس حافظ سلطان پر کیا گزری۔ یہ داستان جسم پر لرزہ طاری کردیتی ہے۔ واقعات اس طرح پر ہیں کہ اس واقعہ کے بعد سیالکوٹ میں سخت طاعون پڑی اور سب سے پہلے اس محلّہ میں طاعون سے حافظ سلطان ہلاک ہوا اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے اس کے گھرانہ کے 29 افراد جو اس وقت زندہ تھے وہ سارے کے سارے طاعون سے مارے گئے۔ حالت یہ تھی کہ جو شخص بھی مریضوں کی عیادت کرنے آیا وہ بھی مرگیا اور جن لوگوں نے ان مرنے والوں کو غسل دیا وہ بھی مرگئے۔

(سیرت المہدیؑ، حصہ سوم، صفحہ 596، رویت 625)

معجزانہ حفاظت کے واقعات

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ بحر وبر کا خالق ومالک ہے۔ ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ سمندری طوفانوں میں معجزانہ حفاظت کے حوالہ سے دو غیر معمولی ایمان افروز واقعات عرض کرتا ہوں۔

☆ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی جنگ عظیم کے دوران ہندوستان سے انگلستان جارہے تھے۔ جب بحری جہاز بحیرہ روم میں داخل ہوا تو جہاز کے کپتان نے مسافروں کو اکٹھا کرکے کہا کہ یہ سمندر ہر طرف جرمن آبدوزوں سے بھرا ہوا ہے اور معلوم نہیں کہ کب ہمارا جہاز ان کے نشانے سے ڈوب جائے۔ اگر ایسا ہوا تو جہاز ڈوبنے سے پہلے ایک سیٹی بجائی جائے گی۔ سیٹی کے بجتے ہی تمام مسافر بحری جہاز کے ساتھ ساتھ جو کشتیاں لٹک رہی ہیں ان میں بیٹھ جائیں۔ پھر یہ کشتیاں جہاں آپ کو لے جائیں یہ آپ کی قسمت ہے، ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کرسکتے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کپتان کی تقریر سن کر اپنے کمرے میں آئے اور دعا میں لگ گئے۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ آپ کو کہتا ہے کہ صادق! یقین کرو! یہ جہاز صحیح سلامت پہنچے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کئی جہاز اس جہاز کے آگے پیچھے، دائیں بائیں ڈوبے، ان جہازوں کی لکڑیاں پانی میں تیرتی ہوئی دیکھی گئیں، مگر حی وقیوم خدا نے آپ والا جہاز بحفاظت منزل مقصود پر پہنچادیا!

(لطائفِ صادق، صفحہ 130-131، صادق بیتی مرتبہ مشتاق اخگر لکھنوی، صفحہ 21-22)

زندہ خدا کی غیر معمولی تائید ونصرت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ غیر معمولی حالات میں جب کہ موت آنکھوں کے سامنے نظر آرہی ہو، اچانک اس کی غالب تقدیر حرکت میں آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی حفاظت فرماتا ہے اور موت کو ٹال کر اپنی قدرت کا جلوہ دکھاتا ہے۔

حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزگار کی تلاش میں 1918ء میں بصرہ بھجوائے گئے۔ آپؓ تبلیغ بھی کرتے اور اپنا کام بھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم جہاز پر کام کررہے تھے کہ حکم آیا کہ سب کارکنوں کے ساتھ یہ جہاز بغداد بھجوایا جارہا ہے۔ اس وقت سخت جنگ ہورہی تھی اور سفر بہت خطرناک تھا۔ میرے ساتھیوں نے تو رونا شروع کردیا اور میں دعا میں مصروف ہوگیا۔ جہاز کی روانگی سے صرف دو منٹ پہلے جنرل صاحب کا حکم آیا کہ جہاز معائنہ کے بغیر روانہ نہ کیا جائے۔ بالآخر جہاز کی روانگی کی منظوری دے دی گئی۔ بعدازاں اچانک مجھے اور میرے ساتھی کارکنان کو جہاز سے اترنے کا حکم دیا گیا اور جہاز دوبارہ روانہ ہوگیا۔ قدرتِ الٰہی اور حفاظتِ الٰہی کا کرشمہ دیکھئے کہ رات دو بجے یہ اطلاع ملی کہ دشمن نے اس جہاز کو جس سے ہمیں اتارلیا گیا تھا، غرق کردیا ہے اور ایک آدمی بھی زندہ نہیں بچ سکا!

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ یکم جون 2003ء، بحوالہ درویشانِ احمدیت، جلد سوم، صفحہ 388)

زندہ خدا کی قادرانہ تجلیات کے نمونے ماضی کا قصہ نہیں بلکہ ان کا ظہور ہر زمانہ میں اور دنیا کے کونے کونے میں جاری وساری ہے!

دس سال قبل کی بات ہے۔ 4 مئی 2006ء جمعرات کا دن تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرق بعید کے ممالک کے دورہ کے دوران نادی فجی میں تھے۔ نصف رات گزرنے کے بعد اطلاعات ملنے لگیں کہ ایک بہت بڑا سمندری طوفان فجی کے قریبی جزیرہ TONGA میں آیا ہے اور یہ طوفان اپنی شدت میں انڈونیشیا کے سونامی سے بڑا ہے جس سے لکھوکھا افراد ہلاک ہوئے تھے اور دنیا کے کئی ممالک میں بہت تباہی آئی تھی۔ TV کی تازہ اطلاعات کے مطابق یہ آنے والا

سونامی مسلسل اپنی شدت اور قوت میں بڑھ رہا تھا اور خدشہ تھا کہ فجی کا سارا علاقہ، قریبی جزائر، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے بعض حصے بھی غرق ہو جائیں گے۔ یہ صورت حال انتہائی خوفناک اور پریشان کن تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز فجر کے لئے تشریف لائے تو ساری صورت حال سے آگاہ کیا گیا۔ حضور انور نے نماز فجر پڑھائی اور بہت لمبے سجدے کئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور کچھ ایسی پر درد مناجات کیں کہ نماز سے فارغ ہو کر حضور نے احباب سے مخاطب ہو کر یہ خوشخبری سنائی کہ فکر نہ کریں۔ اللہ فضل فرمائے گا۔ کچھ نہیں ہوگا۔

بحر و بر کے مالک، اسلام کے زندہ خدا کی تجلی کا ایمان افروز نظارہ اس رنگ میں ظاہر ہوا کہ حضور کے اس فرمانے کے دو اڑھائی گھنٹے کے بعد یہ خبر آ گئی کہ اس خوفناک سونامی کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ اور پھر خبر آئی کہ جس سونامی نے سارے علاقہ کو ہستی سے مٹا دینا تھا چند گھنٹوں میں خود اس کا وجود ہی مٹ گیا ہے۔ فجی کے اخبارات نے لکھا کہ اس سونامی کا ٹل جانا کسی معجزہ سے کم نہیں!

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 نومبر 2014ء، صفحہ 15)

زندہ خدا کی طرف سے معجزانہ حفاظت

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے بارہ میں بار بار فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (سورۃ البقرہ 2: 21) کہ وہ ہر بات پر غالب قدرت رکھنے والا ہے اور ایسی صورتوں میں کہ جب دنیاوی اعتبار سے حفاظت کا کوئی ذریعہ بھی موجود نہیں ہوتا اور موت کی صورت یقینی اور قطعی نظر آتی ہو اسلام کا خدا ایسے موقعوں پر بھی اپنے پیاروں کی معجزانہ حفاظت کرتا ہے اور اپنے زندہ ہونے کا چمکتا ہوا ثبوت عطا فرماتا ہے۔

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب جو لمبا عرصہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے امیر رہے بہت نیک اور ولی اللہ تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ 9 جون 1935ء کو پشاور شہر کے قصہ خوانی بازار میں دن کے گیارہ بجے ایک معاند احراری نے ان پر قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ اس حملہ سے کلیتہً بے خبر تھے۔ اس حملہ آور نے اپنے پانچ ڈڑہ پستول سے ان پر گولی چلائی۔ بھرے بازار میں کوئی آپ کا محافظ نہ تھا۔ ہاں! ایک زندہ خدا آپ کا محافظ تھا اور اس خدا نے ایسا تصرف کیا کہ گولی اس کے پستول کی نالی میں پھنس گئی اور پستول کو چلنے سے روک دیا۔ حضرت قاضی صاحب نے کیا خوب لکھا ہے کہ:

''یہ کس نے کیا؟ صرف ہمارے زندہ خدا نے۔ الحمدللہ''

(ظہور احمد موعود۔ صفحہ 115-116)

اس جگہ مجھے ایک اور ایمان افروز واقعہ یاد آیا۔ میرے والد محترم حضرت مولانا ابوالعطا صاحب جالندھری خالد احمدیت بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں ایک بار ایک احمدی دوست کے ساتھ ایک تبلیغی پروگرام سے فارغ ہونے کے بعد رات کے وقت پیدل واپس کہاپیر آ رہا تھا کہ جنگل سے گزرتے ہوئے یہ محسوس ہوا کہ جیسے جھاڑیوں میں کچھ حرکت ہے لیکن اس پر زیادہ توجہ نہ دی۔ آگے گزر گئے تو تھوڑی دیر بعد پیچھے سے یکے بعد دیگرے دو گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن انہیں بھی اتفاقی واقعہ سمجھ کر کچھ توجہ نہ دی گئی۔

کافی عرصہ بعد اس واقعہ کی اصل حقیقت معلوم ہوئی کہ کچھ معاندینِ احمدیت عرصہ سے مجھے قتل کرنے کی کوشش میں تھے۔ اس رات ان میں سے دو نوجوان نئی بندوقوں سے مسلح ہو کر اور پوری تیاری کے ساتھ میری تاک میں جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے میں اور میرا ساتھی باتیں کرتے ہوئے جب ان کے پاس سے گزرے تو پہلے ایک نے مجھ پر گولی چلائی لیکن وہ نہیں چلی پھر دوسرے نوجوان نے گولی چلانے کی کوشش کی لیکن اس کی بندوق بھی نہ چل سکی۔ ہم دونوں ان کی قاتلانہ کوششوں سے کلیتہً بے خبر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حفاظت کے سایہ میں آگے نکل گئے۔ ہمارے گزر جانے کے بعد جب ان دونوں نوجوانوں نے اپنی اپنی نئی بندوقوں کو چلایا تو انہوں نے بالکل ٹھیک کام کیا اور دونوں کی گولیاں چل گئیں۔ بات صرف یہ تھی کہ جب ان بندوقوں کا رخ دو مجاہدینِ اسلام کی طرف تھا تو زندہ خدا کی غالب تقدیر نے انہیں چلنے سے روک دیا!

(میدان تبلیغ میں تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات۔ صفحہ 43)

غیر معمولی خدائی نصرت اور حفاظت کے نمونے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا، تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 22)

حضرت راجہ عطا محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاگیردار علاقہ کشمیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایمان افروز واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک بار قادیان سے واپس آتے ہوئے آپ گڑھی حبیب اللہ پہنچے اور اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ گاؤں کے رئیس خان محمد حسین خان کے ہاں مقیم ہوئے۔ ان دنوں اس گاؤں میں احمدیت کی مخالفت زوروں پر تھی اور مقامی ملاؤں نے احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا ہوا تھا۔ ملاؤں نے محمد حسین کو کہا کہ آپ کو ان احمدیوں کے قتل کرنے کا بڑا ثواب ہوگا۔ محمد حسین خان اپنی سادگی میں ان فتنہ پردازوں کی باتوں میں آ گیا اور اس نے اپنے آدمی مقرر کر دیئے کہ رات کو ان تینوں احمدی مہمانوں کو قتل کر دیں۔ راجہ عطا محمد صاحبؓ کو اس منصوبہ کی کچھ خبر نہ تھی۔ وہ رات کو آرام سے سو گئے۔ لکھا ہے کہ تھوڑی رات گزری تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو خواب میں نظر آئے اور فرمایا:

''راجہ صاحب! آپ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا ہے۔ آپ اسی وقت یہاں سے اٹھ کر چلے جائیں۔''

چنانچہ آپ اٹھے اور ساتھیوں کو جگایا اور چپ چاپ وہاں سے نکل کر رات کے وقت ہی سفر پر روانہ ہو گئے اور دشمنوں کے سب منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے!

(تاریخ احمدیت جموں و کشمیر از محمد اسد اللہ کاشمیری، صفحہ 27-29)

زندہ خدا کی طرف سے علاج کی راہنمائی

حضرات! جماعت احمدیہ کے افراد تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ خدا کی تجلیات کے زندہ گواہ ہیں۔ رب العالمین خدا اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر کبھی ان لوگوں کو بھی اپنے فیضان کا مزہ چکھا دیتا ہے جو اس کے وجود کے قائل نہیں ہوتے۔ اس سلسلہ میں ایک ایمان افروز واقعہ سنیئے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ منشی مختار احمد صاحب کا بڑا بیٹا میرا کلاس فیلو تھا۔ اسے مرگی کی قسم کا ایک عارضہ ہو گیا۔ کلاس میں بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو کر گر پڑتا۔ کلاس میں ابتری پھیل جاتی۔ آخر منشی صاحب نے تنگ آ کر اسے سکول سے اٹھا لیا۔ ہر ممکن علاج کیا۔ لیکن نہ صحیح تشخیص ہو سکی اور نہ مرض دور ہوا۔ منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے محض شغل کے طور پر ایک معمولی سے ہندو طبیب سے علاج کروانا چاہا۔ طبیب نے حالات سن کر کہا کہ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ کل غور کر کے بتاؤں گا۔ اگلے روز وہ طبیب کہنے لگا کہ رات میں نے خواب میں ایک کتاب دیکھی۔ جس میں لکھا تھا کہ اس بیماری کا علاج املی کے سوا کچھ نہیں۔ منشی صاحب نے اس خواب کو خدائی اشارہ یقین کر کے بیٹے کو ہدایت کی کہ اب تم کھاؤ بھی املی اور پیو بھی املی۔ علیم و خبیر زندہ خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر بیماری کا نام و نشان تک نہ رہا۔ بیٹے نے تعلیم مکمل

کی، اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں اور لمبا عرصہ ملازمت کے بعد اپنا کاروبار کرتے رہے۔ آخر یہ خواب کس نے دکھایا؟ ہمارے زندہ اور شافی مطلق خدا نے! (بحوالہ اصحاب احمدؑ، جلد 4، صفحہ 25-26)

معجزانہ شفایابی ہدایت کا ذریعہ بن گئی!

اسلام کا زندہ خدا جسمانی زندگی بھی عطا کرتا ہے اور روحانی زندگی بھی۔ اس کی ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ اس واقعہ کا تعلق الجزائر سے ہے۔ وہاں کی ایک نو احمدی خاتون نادیہ کاظمی صاحبہ نے چند سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات میں اپنی والدہ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ان کی والدہ کینسر کی مریضہ تھیں اور بیماری بہت بڑھ چکی تھی۔ حضور انور نے نہ صرف شفایابی کے لئے دعا کی بلکہ خدائی تفہیم کے نتیجہ میں انہیں یہ خوشخبری بھی عطا فرمائی کہ:

''اللہ تعالیٰ صحت دے گا اور فضل کرے گا۔''

علاوہ ازیں ان کی والدہ کے لئے الیس اللہ والی ایک انگوٹھی بھی عطا فرمائی جو ان کی والدہ نے فوراً پہن لی۔

اب سنئے کہ زندہ خدا کی قادرانہ تجلی کس رنگ میں ظاہر ہوئی۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کی والدہ کا چیک اپ ہوا تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ اب تو ان کی صحت کینسر ہونے سے پہلے کی صحت سے بھی زیادہ اچھی ہے اور انہیں کسی قسم کے مزید علاج کی ضرورت نہیں۔ اس معجزانہ شفایابی کے نشان کو دیکھ کر ان کے خاندان کو روحانی زندگی کی دولت بھی مل گئی اور 36 افراد پر مشتمل سارے کا سارا خاندان احمدیت کی آغوش میں آ گیا!

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 نومبر 2014ء)

اسلام کا زندہ خدا۔ جاں بہ لب مریضوں کو شفا دینے والا

قرآن مجید میں اسلام کے پیش کردہ زندہ خدا کی ایک صفت بیان ہوئی ہے کہ:

یُجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ النمل 63:27)

کہ وہ بے قرار دل کی پکار اور دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔

جب دنیا کے سہارے ختم ہو جاتے ہیں تو زندہ خدا اپنے پیاروں کی مدد کو آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

''سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد 3 صفحہ 201۔ ایڈیشن 1984ء لندن)

اس ضمن میں حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ کی بیماری اور معجزانہ شفا کا واقعہ ایک غیر معمولی شان رکھتا ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ان کی بیوی بچہ کی پیدائش کے بعد شدید بیمار ہو گئیں۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام ان کی بیماری کی کیفیت سن کر سخت پریشان ہو گئے۔ آپ نے دعا کے ساتھ فوراً ایک دوائی تجویز فرمائی۔ بیماری کی شدت بڑھتی گئی۔ بدل بدل کر دوائیاں دی جاتی رہیں لیکن حالت پہلے سے بھی خراب ہو گئی یہاں تک کہ یوں محسوس ہوا کہ اب آخری مرحلہ آ گیا ہے۔ سانس اکھڑ گیا۔ گردن کھنچ گئی۔ آنکھوں میں روشنی نہ رہی۔ زبان بند ہو گئی اور موت کے سائے منڈلانے لگے۔ اس پر مفتی صاحبؓ حالتِ اضطرار میں ایک بار پھر مسیحائے دوراں کے در پر حاضر ہوئے۔ حضور نے فرمایا:

''دنیا کے جتنے ہتھیار تھے وہ تو ہم نے چلا لئے۔ اب ایک ہتھیار باقی ہے اور وہ دعا ہے۔ تم جاؤ۔ میں دعا سے اس وقت سر اٹھاؤں گا جب اسے صحت ہو گی۔''

مسیح پاک کی زبان سے یہ الفاظ سن کر حضرت مفتی صاحبؓ نے اپنے آپ سے کہا کہ اب تجھے کیا فکر ہے اب تو ٹھیکیدار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے۔ گھر واپس آئے اور مریضہ کو اسی حالت میں چھوڑ کر دوسرے کمرے میں جا کر سو رہے۔

زندہ خدا کی قادرانہ قدرت اور مسیح پاک کی دعائے مستجاب کا کرشمہ دیکھئے کہ صبح کو کسی برتن کی آہٹ سے مفتی صاحب کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ کچھ برتن ٹھیک کر رہی ہیں۔ حال پوچھا تو بتایا کہ آپ تو سو رہے اور شافی مطلق نے مجھے اپنے فضل سے نئی زندگی عطا فرما دی!

(سیرت احمدؑ از حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ، صفحہ 170-172)

اسی طرح کا ایک اور ایمان افروز واقعہ چند سال قبل مغربی افریقہ کے ملک بینن میں پیش آیا۔ وہاں کے ایک احمدی بادشاہ (چیف) کی بیوی شدید بیمار ہو گئی۔ مالی وسائل کی کوئی کمی نہ تھی ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن حالت لحہ بہ لحہ بگڑتی گئی۔ اس وقت یہ صورت تھی کہ مریضہ کے سانس گنے جا رہے تھے اور کسی بھی وقت یہ سلسلہ منقطع ہو سکتا تھا۔ وہ بادشاہ بے بسی اور اضطراب کی حالت میں اہلیہ کے بستر کے پاس غم کی تصویر بنے بیٹھے تھے کہ اچانک ان کی نظر ایک فریم پر پڑی جس میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مقدس لباس کا ایک حصہ لگا ہوا تھا اور مسیح پاک علیہ السلام کا یہ الہام ان کو یاد آیا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ احمدی بادشاہ نے اس خدائی پیشگوئی پر بھرپور ایمان کے ساتھ وہ فریم اتارا اور اپنی جاں بہ لب اہلیہ کے سینے پر رکھ دیا اور خود جائے نماز بچھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔ ایک مضطر کی دعا کو زندہ خدا نے سنا اور جب دعا ختم کرنے کے بعد بادشاہ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ان کی بیوی نے کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں! یہ ہے وہ زندہ خدا اور اس کی تجلیات کا ایک نمونہ جو اسلام پیش کرتا ہے!

زندہ خدا۔ ضروریات کا خود متکفل

حضرات! قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ وَھُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ (سورۃ الحدید 57 : 5) کہ وہ ہر جگہ اپنے بندوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس میں صرف معیت ہی کا ذکر نہیں بلکہ یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اپنے بندوں کی ضروریات کا متکفل، ان کی دل کی باتوں کو جاننے والا اور دلوں میں چھپی ہوئی خواہشات کو پورا کرنے والا بھی ہے۔

اس حوالہ سے حضرت مولوی فضل دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ ایک روایت بہت ایمان افروز ہے اور زندہ خدا کے تصور کو قطعی اور حتمی یقین میں بدلنے والی ہے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک دن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے اپنے ہمراہ لے کر ایک پھل فروش کی دوکان پر گئے اور مختلف پھل خریدنے لگے۔ میرا دل چاہا کہ وہ انگور بھی خریدیں۔ انہوں نے کئی قسم کے پھل خریدے لیکن انگور نہ خریدے اور واپس گھر کو چل پڑے۔ تھوڑی دور جا کر یکدم واپس ہوئے اور پھر اسی پھل فروش کی دوکان پر جا کر انگور بھی خرید لئے۔ اس کے بعد گھر کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ میں مجھے فرمانے لگے:

''اگر انگور لینے تھے تو خود ہی کہہ دیا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے کیوں کہلوایا؟'' (روزنامہ الفضل ربوہ۔ 2 جنوری 1995ء، صفحہ 5)

دریا نے الٹا بہنا شروع کر دیا

زندہ خدا کی رحمتیں اور قدرتیں بے پایاں ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ان کا ظہور ہوتا ہے۔ تبلیغ کے میدان کا ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم نے بیان کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ سیرالیون کا ایک سیکشن چیف قاسم کمانڈا نہایت متعصب اور مخالف شخص تھا۔ اپنے عیسائی عقائد میں اتنا پختہ اور

احمدیت کا اتنا شدید مخالف تھا کہ ایک بار جب انہوں نے اس کو تبلیغ کی تو اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ دیکھو یہ دریا جو میرے گاؤں کے سامنے اوپر سے نیچے کی طرف بہہ رہا ہے اگر یہ دریا یکدم اپنا رخ بدل لے اور نیچے سے اوپر کی طرف الٹا بہنا شروع کر دے تو یہ تو شاید ممکن ہو لیکن میرا احمدی ہونا ہرگز ممکن نہیں۔

ایک طرف چیف کمانڈا کی یہ ترنگ اور دوسری طرف زندہ خدا کی بے پایاں قدرت اور رحمت کا کرشمہ دیکھئے کہ چند دنوں کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ کوئی بڑا عالم فاضل نہیں بلکہ ایک معمولی پڑھا ہوا لوکل افریقن معلم اس سے ملا۔ چند دن اسے تبلیغ کی۔ اس کے بعد اس چیف نے مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کو لکھا کہ بے شک پہلے میں نے ہی کہا تھا کہ گاؤں کا دریا الٹا بہہ سکتا ہے لیکن میں احمدی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ بے شک احمدیت سچی ہے اور آپ خود آ کر دیکھ لیں۔ اس دریا نے الٹا بہنا شروع کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب میں احمدی ہو گیا ہوں!

(روح پرور یادیں از مولوی محمد صدیق امرتسری صاحب، صفحہ 420)

زندہ خدا نے سارے ملک کو ہلا کر رکھ دیا

زندہ خدا کی قدرتوں کا شمار نہیں۔ قادر و مقتدر خدا حیرت انگیز واقعات دکھا کر اپنی زندگی اور عظمت کا ثبوت دیتا ہے۔

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کا ایک واقعہ بھی یاد کرنے کے لائق ہے۔ جن دنوں آپ غانا میں تبلیغ اسلام کر رہے تھے۔ ایک نوجوان نے مکہ مکرمہ سے واپس آ کر یہ پراپیگنڈا شروع کر دیا کہ احمدی لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ امام مہدی کا ظہور ابھی نہیں ہوا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ مخالفین نے قریہ بہ قریہ جلوس نکالنے شروع کر دیئے اور ان الفاظ میں گانا شروع کر دیا کہ ہماری فتح ہوئی ہے۔ مہدی ابھی نہیں آئے کیونکہ زلزلہ نہیں آیا۔ مہدی آ گیا ہوتا تو زلزلہ ضرور آتا۔

مخالفین کا یہ مطالبہ ایسا تھا کہ جسے کوئی انسان پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ہاں زمین و آسمان کا خالق و مالک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی قادر و توانا خدا نے اپنے سچے امام مہدی علیہ السلام کی تائید و نصرت کے لئے یہ معجزہ دکھایا کہ چند دنوں کے اندر اندر سارے غانا میں شدید زلزلہ آیا اور وہی لوگ جو پہلے یہ کہتے تھے کہ مہدی ابھی نہیں آئے کیونکہ زلزلہ نہیں آیا۔ اب برملا دوتارے بجا بجا کر اعلان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا مہدی آ گیا ہے۔

اللہ! اللہ! کیا شان دلربائی ہے کہ اپنے فرستادہ کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے زندہ خدا نے سرزمینِ غانا کو ہلا کر رکھ دیا اور اس طرح اپنی قدرت اور جبروت کا زندہ نشان عطا فرمایا جو بہتوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوا!

(بحوالہ روح پرور یادیں از مولوی محمد صدیق امرتسری صاحب، صفحہ 77-79)

زندہ خدا بحری جہاز کو واپس لے آیا

محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب مرحوم ایک زبردست داعی الی اللہ تھے۔ تبلیغ کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ حاجیوں کے ایک جہاز میں بطور ڈاکٹر ملازم تھے۔ واپسی سفر پر جب جہاز عدن پہنچا تو وہ تبلیغ کے شوق میں شہر میں نکل گئے اور اسلام کی تبلیغ میں ایسے محو ہوئے کہ وقت کا بالکل خیال نہ رہا۔ واپس بندرگاہ آئے تو جہاز روانہ ہو گیا تھا۔ طرح طرح کی پریشانیوں نے آ گھیرا۔ اگر خدانخواستہ کوئی مسافر مر گیا تو قانونی گرفت بھی ہو سکتی تھی۔ بیان کرتے ہیں کہ میں اسی کیفیت میں دعا کرتے کرتے سو گیا۔ رات خواب میں دیکھا کہ جہاز واپس آ گیا ہے۔ میں جن لوگوں کو شام تک تبلیغ کرتا رہا تھا وہ مجھ پر پہلے ہی ہنس رہے تھے کہ اس کا جہاز نکل گیا ہے اور یہ مشکل میں پڑ گیا ہے۔ صبح جب میں نے یہ اعلان کیا کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ میرا جہاز واپس آ گیا ہے اس پر تو وہ اور بھی ہنسے کہ دیکھو یہ کیسا دیوانہ ہو گیا ہے۔ کیا کبھی بحری جہاز بھی اس طرح واپس آیا ہے؟

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے بیان کیا کہ دن چڑھا تو لوگوں نے ایک عجیب اور ناقابل یقین نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ واقعی جہاز بندرگاہ پر واپس آ گیا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جہاز پر سوار ہو گیا۔

جہاز کی واپسی کا اصل سبب تو اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی تصرف تھا۔ ظاہری وجہ یہ بنی کہ جنگ کے دنوں میں امن کے سفید جھنڈے کے بغیر سفر محفوظ نہیں۔ یہ جھنڈا لینے کے لئے جہاز کو واپس آنا پڑا اور اس طرح دنیا نے زندہ خدا کی ایک نئی تجلی کا مشاہدہ کیا!

(تحریری بیان ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب)

مسبب الاسباب خدا کی زندہ تجلی

اللہ تعالیٰ اسباب کا خالق ہے۔ دنیا کی ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس کے زندہ ہونے کی تجلی کبھی اس صورت میں بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ پردہ غیب سے ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں لیکن غیر معمولی حالات میں ظہور پذیر ہو کر وہ خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے کے زندہ گواہ بن جاتے ہیں۔

محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب مرحوم کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ اس کی شاندار مثال ہے۔ آپ لاہور میں تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ملا کہ ایک بیرونی حکومت نے حکومتِ پاکستان کو ایک خط لکھا ہے۔ اس خط کی نقل فوری طور پر حاصل کر کے بھجوائیں۔ بظاہر بہت مشکل کام تھا۔ آپ فوری طور پر کراچی گئے۔ ایک بس سٹاپ کے قریب عربی سکھانے والے سکول کا بورڈ تھا۔ اس کی عربی عبارت میں غلطی تھی جس پر آپ بے ساختہ مسکرا دیئے۔ سکول کا پرنسپل وہیں ساتھ کھڑا تھا اس نے وجہ پوچھی۔ آپ نے وجہ بتائی تو اس نے آپ کو سکول آنے کی دعوت دے دی۔ اگلے روز آپ سکول گئے تو اس نے ایک عربی خط آپ کو دیا کہ ازراہِ کرم اس کا ترجمہ کر دیں۔ آپ نے خط کی کاپی ان سے لے لی اور جب اس کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہی خط ہے جس کی تلاش میں آپ کراچی آئے تھے۔ آپ نے خط کا ترجمہ تو سکول والوں کو کر دیا اور خط کی نقل اگلے روز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دی۔

(بحوالہ MTA پر انٹرویو عبدالرب انور محمود خاں صاحب)

اولاد نرینہ عطا کرنے والا زندہ اور وہاب خدا

ازلی ابدی زندہ خدا کی تجلی کبھی اس طور پر بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور اپنے کلام سے اس کا جواب بھی دیتا ہے۔ یہ بات کوئی زبانی ادعا نہیں بلکہ سچے مومنوں کی زندگی میں اس کے جلووں کی کوئی انتہا نہیں۔ واقعات اس قدر ہیں کہ کوئی شمار ممکن نہیں۔ صرف تین مثالیں عرض کرتا ہوں جن کا تعلق اولاد نرینہ سے ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:

مغربی افریقہ سے ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ ہمیں شادی کئے 37 برس ہو چکے ہیں لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں .... ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ بظاہر میں عمر کے ایسے دور میں داخل ہو چکی ہوں کہ اولاد ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے لئے دعا شروع کی اور اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شادی کے 40 سال بعد اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 27 جولائی 1971ء، صفحہ 3 بحوالہ ماہنامہ مصباح ربوہ۔ جون۔ جولائی 2008ء، صفحہ 190)

مکرم فتح محمد صاحب نے 22-1921ء میں احمدیت قبول کی۔ وہ لکھتے ہیں کہ میرے ساتھ چار اور افراد بھی احمدی ہو گئے۔

اتفاق سے ہم پانچوں نو احمدیوں کی اولاد صرف لڑکیاں تھیں۔ کسی ایک کے ہاں بھی اولادِ نرینہ نہ تھی۔ مخالفین نے طنزاً کہنا شروع کر دیا کہ یہ لوگ چونکہ مرزائی ہو گئے ہیں اس لئے ان کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہیں۔ فتح محمد صاحب کہتے ہیں کہ یہ سن کر مجھے دلی صدمہ ہوا۔ میں فوراً حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دعا کریں کہ ہم سب نو احمدیوں کے ہاں نرینہ اولاد ہو۔ آپ نے اسی وقت دعا کی اور فوراً یہ جواب دیا:

''خدا تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا''

خدا کے پیارے بندے کے الفاظ میں کیا شان تھی! پانچوں نو احمدیوں کے گھروں میں نرینہ اولاد کی خوشخبری آپ نے سنائی اور زندہ خدا نے اپنی غیر معمولی قدرت کا جلوہ اس طرح دکھایا کہ کچھ ہی عرصہ میں خدا تعالیٰ نے پانچوں نو احمدیوں کو نرینہ اولاد عطا فرمائی اور سب کے سب مخالفین کے منہ بند ہو گئے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 25 ستمبر 2015ء، صفحہ 15)

مکرم عبدالحمید خورشید آفندی صاحب کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ قادیان تشریف لے جانے والے پہلے مصری احمدی ہیں۔ مکرم مصطفےٰ ثابت صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ آفندی صاحب نے خود ان سے بیان کیا کہ جب میں 1936ء میں قادیان گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ میری شادی کو 15 سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں۔ نہ معلوم انہوں نے کس درد سے دعا کی التجا کی کہ حضور نے دعا کرنے کا وعدہ فرمایا۔

واپسی سے قبل الوداعی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضورؓ نے انہیں فرمایا کہ میں نے آپ کے لئے دعا کی ہے اور خدا نے میری دعا قبول بھی فرما لی ہے۔ مبارک ہو کہ وہ آپ کو جلال الدین، شمس الدین اور عائشہ عطا فرمائے گا۔ یہ خوشخبری سن کر آفندی صاحب کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ واپس آنے کے چند ماہ بعد جب ان کی بیوی حاملہ ہوئیں تو انہوں نے کامل یقین کے ساتھ لوگوں کو بتانا شروع کر دیا کہ میرے ہاں جلال الدین پیدا ہوگا۔ بعض لوگوں نے کہا بھی کہ ابھی سے معین طور پر اس بات کا پھیلانا مناسب نہیں لیکن آپ کو اس خوشخبری پر کامل یقین تھا کہ جس ترتیب سے مجھے بشارت دی گئی ہے یہ پیشگوئی اسی طرح پوری ہو کر رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پہلے ان کے ہاں جلال الدین پیدا ہوا پھر شمس الدین اور آخر میں عائشہ!

یہ ہے ایک جلوہ اسلام کے زندہ خدا کا جو دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور پہلے سے بتا بھی دیتا ہے اور پھر وہ بات ہو کر رہتی ہے۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ابتلاؤں میں دستگیری کرنے والا زندہ خدا

الٰہی جماعتوں پر ہمیشہ مشکلات کے ادوار آتے ہیں مگر ہر موقع پر زندہ اور قادر خدا مومنوں کی دستگیری کرتا ہے اور انہیں مخالفتوں کے طوفان سے نجات ہی نہیں دیتا بلکہ ترقی کی اعلیٰ منازل پر پہنچا دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی 127 سالہ تاریخ اس بات پر زندہ گواہ ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ 1953ء میں پاکستان میں جماعت کے خلاف ملک گیر شدید مخالفت کی تحریک چلائی گئی جس میں جانباز احمدیوں نے جانوں کے نذرانے دے کر اپنے ایمان و اخلاص پر مہر تصدیق ثبت کی۔ اس تحریک کے دوران ایک موقع پر جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک حکمنامہ کے ذریعہ زبان بندی کا حکم بھجوایا گیا۔ یہ حکم نامہ حکومتِ پنجاب کے گورنر کی خصوصی ہدایت پر 19 مارچ 1953ء کو ایک NOTICE کے طور پر دیا گیا۔ آپ نے نوٹس تو لے لیا مگر لانے والے کارندے کو نہایت پرجلال انداز میں فرمایا:

''بے شک میری گردن آپ کے گورنر کے ہاتھ میں ہے لیکن آپ کے گورنر کی گردن میرے خدا کے ہاتھ میں ہے۔ آپ کے گورنر نے میرے ساتھ جو کرنا تھا کر لیا۔ اب میرا خدا اپنا ہاتھ دکھائے گا۔'' (تاریخ احمدیت، جلد 15، صفحہ 242)

اسلام کے قادر و توانا اور زندہ خدا نے اس کڑے ابتلا میں جس طرح جماعت کی نصرت اور دستگیری فرمائی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان کی مرکزی حکومت نے ایک حکمنامہ کے ذریعہ مسٹر آئی آئی چندریگر کو جو اس وقت گورنر پنجاب تھے اور جن کے ایما پر یہ نوٹس جاری ہوا تھا۔ ان کو عہدہ سے برطرف کر دیا اور ان کی جگہ میاں امین الدین صاحب گورنر پنجاب مقرر ہوئے جنہوں نے یکم مئی 1953ء کو یہ ظالمانہ نوٹس واپس لے لیا۔ اللہ اکبر وللہ الحمد!

یہ ہے اسلام کا زندہ خدا جو ابتلاؤں میں دستگیری کرنے والا اور اپنے پیارے بندوں کا آخری سہارا ہے!

زندہ خدا کی قدرت کا ایک تابندہ نشان

1984ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ظالمانہ سیاہ قانون کی وجہ سے جب جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے دین اسلام کا اقرار۔ اس پر عمل اور اس کی اشاعت کو ایک جرم قرار دیدیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور عمائدین کے مشورہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پاکستان سے برطانیہ ہجرت کر جانے کا فیصلہ فرمایا۔ یہ ایک کٹھن مرحلہ تھا۔ ربوہ کو ہر طرف سے جاسوسی اداروں نے گھیرا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں سفر کرنے کی راہ میں قدم قدم پر مشکلات کے پہاڑ کھڑے تھے۔ زندہ خدا کی تائید و نصرت اور حفاظت کے سایہ میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ سے کراچی تک سات سو میل کا طویل سفر کار میں طے کیا۔

کراچی سے آگے کا سفر اور بھی خطرناک مرحلہ تھا جہاں سیکیورٹی کے دائرے بہت تنگ تھے۔ حضور رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ میں اپنے معروف لباس میں ہی سفر کروں گا اور اگر حکومت کی طرف سے کسی مرحلہ پر میرے باہر جانے پر کوئی پابندی عائد کی گئی تو ہرگز اس کے خلاف نہ کروں گا۔

زندہ خدا کی غالب تقدیر اپنا کام کر رہی تھی۔ آپ ائرپورٹ پر آئے۔ آپ کے پاسپورٹ پر آپ کے نام کے ساتھ امام جماعت احمدیہ واضح طور پر لکھا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر نے ظالم ڈکٹیٹر کے اپنے دستخطوں سے جو حکم نامہ جاری کروایا تھا اس میں نام حضرت مرزا ناصر احمد درج تھا۔ سیکیورٹی افسران کے لئے فیصلہ کرنا مشکل تھا۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ ڈکٹیٹر سے رابطہ کی ہر کوشش ناکام ہوئی اور بالآخر امیگریشن حکام کو اس مردِ خدا کو سفر کرنے کی اجازت دینی ہی پڑی اور حضور رحمہ اللہ عافیت کے حصار میں خیریت سے لندن پہنچ گئے۔ حضور رحمہ اللہ کا خیریت سے پہنچ جانا ایک عظیم معجزہ تھا جو رسول پاک ﷺ کی ہجرت مدینہ کی یاد دلاتا ہے۔ کسی مرحلہ پر بھی روک ہو جاتی تو تاریخ کا رُخ بدل سکتا تھا مگر کون ہے جو خدائی تقدیر کے راستہ میں حائل ہو سکے؟

زندہ خدا کی تدبیر اور تقدیر پوری ہوئی۔ احمدیت کی فتح ہوئی۔ احمدیت کا غلبہ ہوا اور دشمن ہمیشہ کی طرح ناکام و نامراد رہا۔ زندہ خدا کی عظیم قدرت اور تجلی کا یہ واقعہ ہمیشہ کے لئے ازدیادِ ایمان کا ایک تابندہ نشان رہے گا!

زندہ خدا کی روح پرور تجلیات

جماعت احمدیہ احیائے اسلام کی وہ آسمانی تحریک ہے جو خدا تعالیٰ کے اذن سے جاری ہوئی۔ یہ وہ شجرہ طیبہ ہے جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ ابتدا سے لے کر اب تک بیشمار

دشمنانِ احمدیت نے اِس درخت کو کاٹنے اور احمدیت کو مٹانے کی سرتوڑ کوششیں کیں لیکن وہ سب ناکام و نامراد ہوئے۔ احمدیت کو نیست و نابود کرنے کے ارادوں سے اٹھنے والے دیکھتے ہی دیکھتے خائب وخاسر اس دنیا سے رخصت ہوگئے اور احمدیت دن بدن ترقی کرتے ہوئے اکنافِ عالم میں پھیلتی گئی اور پھیلتی جارہی ہے۔

کون نہیں جانتا کہ پاکستان کے ایک بظاہر مقبول حکمران نے بڑے طمطراق سے کہا تھا کہ میری یہ کرسی بہت مضبوط ہے۔ اس نے یہ تعلّی بھی کی تھی کہ جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں کشکول پکڑوا دوں گا۔ دنیا نے دیکھا کہ یہی حکمران ذلت و نامرادی کے ساتھ نشانِ عبرت بن کر اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ وہ اور اس کے ساتھی در بدر اس کی معافی اور زندگی کی بھیک مانگتے رہے۔ دنیا بھر کے سربراہان نے بھی اس کی زندگی بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دیکھ لیا۔ بڑے بڑے حکمرانوں نے بھی اسے بچانے کی کوشش کر لی۔ لیکن ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور زندہ خدا کی غالب تقدیر بڑے جلال کے ساتھ پوری ہوئی اور یہ دشمنِ احمدیت تختہ دار پر لٹک کر اپنے بدانجام کو پہنچا!

پھر اس کے بعد ایک اور ظالم اور جابر حکمران نے بھی اسی راہ پر قدم مارا۔ اس نے اپنے پیش رو کے بنائے ہوئے سیاہ قانون کو سختی سے نافذ کرنے کا طریق اختیار کیا۔ اس ڈکٹیٹر نے اپنے ایک پیغام میں اپنے خوشامدیوں کو خوش کرنے کے لئے اس حد تک زبان درازی کی کہ احمدیت تو (نعوذ باللہ) ایک کینسر ہے اور میری حکومت اس کو جڑ سے اکھیڑ پھینکے گی۔ مباہلہ کا چیلنج دیا گیا تو ظاہرا قبول کرنے کی جرات نہ ہوئی لیکن اپنی مخالفانہ روش پر قائم رہا اور جماعت کے خلاف ظلم وستم کی آگ کو مسلسل بھڑکاتا رہا۔ بالآخر قادر و توانا زندہ خدا کے انتقام کی چکی حرکت میں آئی۔ دنیا کے محفوظ ترین ہوائی جہاز میں سوار ہوا لیکن ہزاروں حفاظتی تدابیر کے باوجود وہ اپنے ظلموں کی پاداش سے نہ بچ سکا اور چند منٹوں کے اندر اندر تینتیس (33) فوجی افسران سمیت خدا کے قہر کی آگ میں جل کر بھسم ہوگیا۔ کوئی ایک بھی زندہ نہ بچا۔ ایسی عبرت ناک ہلاکت تھی کہ اس بدنصیب کے جسم کا کوئی حصہ بھی سلامت نہ رہا۔ راکھ کے ڈھیر کو اٹھا کر دنیا کو دکھانے کے لئے اس کی قبر بنادی گئی!

اختتامیہ:

اسلام کے پیش کردہ زندہ خدا کی عالمگیر تجلیات کی ایک جھلک آپ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ یہ تو ایسا موضوع ہے کہ کبھی بھی اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ اپنے عجز کا اقرار کرتے ہوئے میں اپنی تقریر کا اختتام دو حوالہ جات سے کرنا چاہتا ہوں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 18 اپریل 2014ء میں فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام اس زمانے کے امام اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی اتباع میں دنیا کو پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو یہ احساس دلانے والے ہوں کہ زندہ خدا ہے، موجود ہے، اب بھی سنتا ہے، نشان بھی دکھاتا ہے۔ اس کی طرف لوٹو۔ اس کی طرف آؤ۔ اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس کے انعامات کے وارث ہوں۔ ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 9 مئی 2014ء، صفحہ 8)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دعا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 21-22)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 3494 988-647

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

تیرا سفر ہو باعث رحمت خدا کرے

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، لندن

تیرا سفر ہو باعثِ رحمت خدا کرے
ہو لمحہ لمحہ ساعتِ نصرت خدا کرے

سایہ فگن ہو نصرت مولیٰ قدم قدم
’’ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے‘‘

مشکل کوئی بنے نہ کسی جا بھی سدِّ راہ
ہر حال میں تمہاری اِعانت خدا کرے

دنیا بگوشِ ہوش سنے تیری بات کو
اترے دلوں میں تیری نصیحت خدا کرے

رغبت دلوں میں پیدا ہو اسلام کی طرف
دیکھے فلک یہ شانِ فصاحت خدا کرے

دنیا سمٹ کے آئے یوں قدموں تلے ترے
ظاہر ہو تجھ سے ایسی کرامت خدا کرے

فتح و ظفر سے تیرا علَم سَر بلند ہو
ہر گام پر ملے تمہیں رِفعت خدا کرے

’’تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ‘‘
ہر دم نصیب اپنی معیّت ☆ خدا کرے

مستِ مئے وفا ہے عطاء المجیب بھی
بڑھتی رہے وفا کی یہ دولت خدا کرے

☆ انی معک یا مسرور
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء کے موقع پر چند معزز مہمانوں کے خطاب

نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف

جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء کے موقع پر جن چند معزز مہمانوں نے خطاب کئے، ان کے خلاصے افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

(ادارہ)

Hon. Kathleen Wyne

Premier of Ontario

صوبہ اونٹاریو کی وزیر اعلیٰ عزت مآب کیتھلین وین نے اپنے خطاب میں چالیسویں جلسہ سالانہ کینیڈا کے کامیاب انعقاد اور جماعت احمدیہ کینیڈا کی خدمات کے پچاس سال مکمل ہونے پر تمام حاضرین کو مبارک باد پیش کی۔ فوڈ بنک، خیراتی کاموں اور قدرتی آفات میں مدد کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اِس سال کے آغاز میں ہم نے کینیڈا کی جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی تقریب میں حصہ لیا اور ہم آپ کی فراخدلانہ خدمات کے شکر گزار ہیں۔ خاص طور پر شامی پناہ گزینوں کی آمد پر احمدیہ جماعت کے افراد نے اپنے گھر پیش کئے اور اُن کی بحالی کے لئے خندہ پیشانی کا مظاہرہ کیا۔ یہ جذبہ قابل ستائش ہے۔

آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا نعرہ ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی کے لئے نہیں'' محض نعرہ نہیں بلکہ آپ اُس کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔ آپ نے جلسہ سالانہ کینیڈا کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

صوبہ انٹاریو کی وزیر اعلیٰ کا خطاب انگریزی اور فرنچ میں تھا۔

Mr. Jim Karygiannis

Toronto City Councillor

جم کیری جینس ٹورانٹو کے سٹی کونسلر ہیں۔ اس سے قبل ممبر پارلیمنٹ تھے۔ ان کا شمار جماعت احمدیہ کے دیرینہ دوستوں میں ہوتا ہے اور جو جماعت کی اکثر تقریبات میں شامل ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر بھی ہر سال باقاعدگی سے تشریف لاتے ہیں۔

آپ نے اپنے خطاب میں خلفائے احمدیت سے اپنے گہرے تعلقات اور ہر سال جلسہ کی بڑھتی ہوئی رونق اور نظم وضبط کا ذکر کیا۔ آپ نے حضور انور کا کینیڈا کے دورہ کا شکریہ ادا کیا اور خوش آمدید کہا۔

آپ اپنے ہمراہ ٹورانٹو شہر کے میئر عزت مآب جان ٹوری کا خیر سگالی کا پیغام بھی لائے تھے جو آپ نے پڑھ کر سُنایا اور محترم امیر صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔

Mr.Patrick Brown, MPP

Ontario Progressive Conservatice Party Leader

مسٹر پیٹرک براؤن اونٹاریو کی صوبائی اسمبلی میں پروگریسو کنزرویٹو کے نوجوان رہنما ہیں۔

انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں جلسہ میں کئی سالوں سے آرہا ہوں اور آپ کی جماعت کا اتنا منظم جلسہ دیکھ کر ہر بار دل خوش ہو جاتا ہے۔ اِس سال خلیفہ صاحب کے آنے سے جلسہ کی رونق دوبالا ہوگئی ہے۔ احمدیہ جماعت کے ساتھ ساتھ ٹورانٹو کے لئے بھی یہ فخر ہے کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ جماعت احمدیہ نے کینیڈین معاشرہ میں ہر طرح سے خدمات سرانجام دی ہیں۔ میرا جماعت کے ساتھ پرانا تعلق ہے اور میں نے پاکستان جا کر شہداء کے خاندانوں سے ملاقاتیں بھی کی ہیں۔ اِس سے مجھے اِس بات کا احساس ہوا ہے کہ کینیڈا جیسا ملک کس حد تک مذہبی آزادی اور رواداری کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ اپنے آپ کو اس ملک میں ہمیشہ خوش آمدید سمجھیں۔

Ms. Andrea Horwath, MPP

Ontario New Demoratic Party Leader

مس اینڈریا ہاروتھ اونٹاریو کی صوبائی اسمبلی میں نیو ڈیموکریٹک پارٹی کی لیڈر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ میں جب بھی جلسہ پر آتی ہوں تو خوب فائدہ اُٹھاتی ہوں۔ خاص کر اِس بات کا کہ خلیفہ صاحب کے خطاب کا انگریزی میں براہ راست ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اُن کی سب باتیں سننے اور سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ نیز قرآن کریم کو خوبصورت قرأت سے بھی سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ جلسہ پر بہت سے لوگ آتے

ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ لوگ کس روحانی معیار کے ہیں اور اِس جلسہ سے کیا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

جماعت کے بارہ میں جب میں نے پہلی بار سنا تھا تو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے الفاظ سے تعارف ہوا تھا۔ یہ صرف الفاظ ہی نہیں ہیں بلکہ جماعت کی بے شمار خدمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جماعت صوبہ اونٹاریو میں ایک بہترین جگہ بنا رہی ہے۔ بعض اوقات لوگ بھول جاتے ہیں کہ کینیڈا جیسے ملک میں اُن کو کتنی آزادی اور حقوق حاصل ہیں لیکن جماعت احمدیہ ہمیشہ اِن باتوں کو یاد رکھتی ہے۔

Mr. Gurpreet Dhillon
City Councillor, Bradford

گورپریت ڈھلون بریڈفورڈ شہر کے سٹی کونسلر ہیں۔

یہ اپنے شہر کے میئر کی نمائندگی کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں بریڈفورڈ کے میئر کی جانب سے اِس انتہائی کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور حضور صاحب کو کینیڈا میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ بریڈفورڈ میں جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا۔

His Worship, Darrell Bradley
Mayor City of Belize

بیلیز سینٹرل امریکہ کا ایک ملک ہے۔ ڈیرل بریڈلی بیلیز شہر کے میئر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ پہلے مجھے برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا موقع ملا تھا۔ یہ ایک منفرد تجربہ تھا جہاں مجھے امن، مساوات اور بھائی چارے کا سبق ملا اور دنیا بھر میں جماعتی خدمات کا علم ہوا۔

آپ نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ ہمارے چھوٹے سے ملک بیلیز میں بھی اب یہ پیغام پہنچ گیا ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے لئے اور جلسہ کینیڈا کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ آپ نے بعض ممالک میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم پر دکھ کا اظہار بھی کیا۔

Ms. Sharon Hay Webster
Senior Advisor Ministry of Education, Jamaica

مس شیرون ویب سٹر سینئر ایڈوائزر وزارت تعلیم جمیکا ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مجھے بہت خوشی ہے کہ میں آج یہاں جلسہ پر آئی ہوں اور خلیفہ صاحب کا خطاب سنا ہے۔ اِس پیغام کو میں اپنے ساتھ جمیکا واپس لے کر جاؤں گی۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی ہے کہ آپ لوگ خواتین کو اپنی زندگیوں میں بہت سی اہم ذمہ داریاں دیتے ہیں۔

عمیر خان جو ہمارے ملک جمیکا کی جماعت احمدیہ کے مربی ہیں۔ اُن کو میں نے آج صبح ٹی وی پر دیکھا جب کہ میں جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ لیکن اُن کو دیکھ کر مجھے آج بھی یہاں آنے کا خیال آیا اور میں بہت خوش ہوئی ہوں کہ میں نے یہاں آنے کا ایک اچھا فیصلہ کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا نظام نہایت منظّم ہے۔ اُن کا پیغام امن و سلامتی کا ہے۔ یہ باتیں میرے دل میں خاص جگہ رکھتی ہیں۔ آج مختلف معززین کے جماعت کے بارہ میں تاثرات سُن کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کو کتنی مقبولیت حاصل ہے۔

Hon. Dr. Kirsty Duncan
Minister of Science

عزت مآب ڈاکٹر کرسٹی ڈنکن کینیڈا کی وزیر سائنس ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کینیڈا میں جو خدمات کر رہی ہے اُن کی میں شکر گزار ہوں۔ جماعت احمدیہ میری فیملی کی طرح ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ اُن کے خلیفہ صاحب آج یہاں پر موجود ہیں۔

نیتھن فلپ سکوئیر ٹورانٹو میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا پچاس سالہ جشن میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی۔ جماعت احمدیہ ہر مشکل وقت میں کینیڈا کا ساتھ دیتی ہے۔ چاہے وہ فورٹ میکمری میں لگنے والی آگ کا افسوسناک واقعہ ہو یا خدام الاحمدیہ کا ایک ملین پاؤنڈ غریبوں کے لئے جمع کرنا ہو۔ اِس کے علاوہ خون کے عطیات جمع کرنے کے کیمپ اور ہسپتال کی تعمیر کے اخراجات کی مدد وغیرہ بھی جماعت کرتی رہتی ہے۔ میں دلی طور پر امیر صاحب کینیڈا کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

Hon. Mitzie Hunter
Minister of Eduation Ontario

عزت مآب مٹزی ہنٹر صوبہ اونٹاریو کی وزیر تعلیم ہیں۔

انہوں نے اونٹاریو کی حکومت کی جانب سے جماعت احمدیہ کینیڈا کو جلسہ کی کامیابی اور پچاس سال مکمل ہونے پر مبارک باد پیش کی اور حضور انور کو اونٹاریو میں خوش آمدید کہتے ہوئے اُن کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ آپ نے کینیڈا میں جماعتی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فوڈ بنک کی خدمات کو سراہا۔

Hon.Laura Albanese
Minister of Immigration &
Citizenship Ontario

عزت مآب لاؤرا البنیز صوبہ انٹاریو کی وزیر امیگریشن اور سٹیزن شپ ہیں۔

انہوں نے کہا میرے لئے یہاں آنا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ یہ ایک خاص تہوار ہے جو کینیڈا میں پچاس سالہ جشن منعقد کیا جارہا ہے اور چالیسواں جلسہ ہے۔ ہمارے درمیان خلیفہ صاحب موجود ہیں۔ پچھلی مرتبہ آپ 2012ء میں تشریف لائے تھے۔۔ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو بہت خدمت کرنے والی ہے اور اُس کی ایک مثال ہمیں فورٹ میکمری کے واقعہ کے دوران جماعت کی طرف سے بھرپور تعاون میں نظر آتی ہے۔ اسی طرح شامی پناہ گزینوں کی آمد پر جو اہم کردار جماعت احمدیہ نے اونٹاریو اور جی ٹی اے میں ادا کیا۔ ہم اُس لحاظ سے اس کی بہت قدر کرتے ہیں کیونکہ یہ باتیں کینیڈین قدروں کے عین مطابق ہیں جیسا کہ آپ کا نعرہ ہے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔''

Hon. Indira Naidoo-Harris
Associate Minister of Education
Ontario

عزت مآب اندرا نائیڈو۔ ہیرس صوبہ انٹاریو کی ایسوسیٹ وزیر تعلیم ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے افراد میرے ساتھ جوش وجذبہ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ جلسہ میں جیسے ہی خلیفہ صاحب تشریف لائے اُس وقت خاص طور پر روحانی ماحول قائم ہوگیا تھا۔ خلیفہ صاحب کی موجودگی میں میرے لئے اسٹیج پر آنا بڑے اعزاز کی بات تھی۔ جس کو میں کبھی بھلا نہیں سکتی۔ جماعت احمدیہ کا شکریہ کہ یہ لوگ اتنی محنت سے اچھے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔

Hon. Lisa Rait M.P.

عزت مآب لیزا ریٹ، ممبر پارلیمنٹ ہیں اور کنزرویٹو پارٹی کی جانب سے ملٹن شہر کی نمائندگی کرتی ہیں۔

انہوں نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو چالیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے پر مبارک باد پیش کی اور رضا کارانہ لیکن انتہائی موثر انتظام کی تعریف کی۔ آپ نے حضور انور کی کینیڈا میں آمد پر اپنی مسرت کا اظہار کیا۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات کو سراہتے ہوئے آپ نے ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی کے لئے نہیں'' کے نعرے کو آج کی ضرورت قرار دیا۔

Hon. Amarjeet Sohi
Minister of Infrastructure

عزت مآب امرجیت سوہی کینیڈا کے وزیر انفراسٹرکچر ہیں۔

انہوں نے اپنا خطاب السلام علیکم سے شروع کیا اور کہا کہ اس جلسہ میں شامل ہونا میرے لئے باعث عزت ہے۔ میں البرٹا میں آپ کے بہت سے پروگراموں میں شامل ہوا ہوں وہاں بھی آپ کی کافی مضبوط کمیونٹی ہے۔ میرے خیال کے مطابق جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی منظّم اور مضبوط کمیونٹی ہے جو عدل و انصاف اور سلامتی کو فروغ دیتی ہے۔

Hon.Steven Del Duca, MPP
Minister of Transportation Ontario

عزت مآب اسٹیوین ڈل ڈوکا صوبہ انٹاریو کے وزیر ٹرانسپورٹیشن ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ وہ وان شہر جہاں آپ کا مرکز ہے کی بھی نمائندگی کرتے ہیں اور جماعت سے اپنے گہرے روابط کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ میں نے جماعت احمدیہ کو سماجی خدمات میں ہمیشہ آگے بڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ خواہ وہ ہسپتال کے لئے چندہ جمع کرنے کی مہم ہو یا فوڈ بنک کی تحریک ہو۔ وان شہر کی طرف سے آپ سب کو کینیڈا میں پچاس سالہ تقریب پر بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہے اور حضور انور کو وان شہر میں خوش آمدید کہتا ہے۔

حضور انور کی آمد پر مہمان مقررین کے خطاب کا سلسلہ جاری رہا۔ حضور انور کی موجودگی میں مندرجہ ذیل نے اپنے ایڈریس پیش کئے۔

Hon. Muhammad Fiaz
Member Legislative Assembly of
Saskatchewan

عزت مآب محمد فیاض Legislative اسمبلی کے پہلے احمدی ممبر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ Saskatchewan کے صوبہ کو خدا تعالیٰ نے بہت سے انعامات سے نوازا ہے۔ اس کے باوجود یہاں کوئی مسجد تعمیر نہیں ہوئی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو مساجد بنائی جارہی ہیں۔ جن میں سے ایک مسجد محمود ریجائنا میں اور دوسری بیت الرحمٰن سیسکا ٹون میں تعمیر کے مراحل میں ہے۔ سیسکیچوون (Saskatchewan) کی جماعت خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے اور اُس کی یہ خوش قسمتی ہوگی کہ حضور انور اُن کی جماعت

میں نماز جمعہ پڑھائیں گے۔

Hon. Andrew Leslie
Chief Government Whip

عزت مآب اینڈریو لیزلی کینیڈا کے چیف گورنمنٹ وہپ ہیں۔

انہوں نے اپنے خطاب میں حضور انور کی کینیڈا میں تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میں نے کینیڈا میں 35 سال فوج کی وردی پہنی۔ اِس دوران میں دنیا کے بہت سے خطرناک علاقوں میں گیا۔ جہاں پر بھی گیا وہاں جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بڑی محبت، لگن اور رواداری کا سلوک روا رکھا۔ اِس بات کو میں ہمیشہ بہت عزیز رکھتا ہوں۔ میں اپنے دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکرگزار ہوں اور ممنون احسان بھی۔ نہ صرف آپ کینیڈا کے بہترین شہری ہیں بلکہ آپ تمام دنیا کے بہترین شہری ہیں۔ آپ سب پر خاص فضل ہے کہ ایک ایسا شخص آپ کا امام ہے جو کہ نہایت باوقار، حکمت رکھنے والا اور بہت ہی نفیس انسان ہے۔

Hon. Navdeep Bain
Minister of Innovation, Science and Ecnomic Development

عزت مآب نودیپ بین کینیڈا کے وزیر برائے سائنس اور اکنامک ڈویلپمنٹ ہیں۔

انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج مجھے خلیفہ کے قریب ہونے کا بہت بڑا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ آج یہاں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور سیاست دان موجود ہیں۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی کس قدر اہمیت ہے۔ نہ صرف ان سب لوگوں کی نظر میں بلکہ کینیڈا کے ملک میں بھی آپ کی قدر ہے۔ مجھے اِس بات کی بھی خوشی ہے کہ میں آپ کو کینیڈا کے وزیراعظم جسٹن ٹروڈو کا سلام پہنچانے کا شرف پا رہا ہوں۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ وہ پیارے حضور کی آٹوا میں آمد اور اُن کے ساتھ ملاقات کے منتظر ہیں۔

میرے نانا کی پیدائش پاکستان میں ہوئی تھی اور مجھے اُن تکالیف اور پریشانیوں کا علم ہے جن کا سامنا آپ کو پاکستان میں کرنا پڑتا ہے۔ لیکن آپ نے پاکستان سے یہاں آکر نہایت محنت سے کام کیا اور 50 سال میں آپ نے بہت ترقی کی ہے۔ آپ کینیڈا میں بہت سی مساجد تعمیر کر رہے ہیں اور ہمارے نوجوانوں کا مستقبل بہت روشن نظر آرہا ہے۔

پچھلے سال جب نئی حکومت کا انتخاب عمل میں آیا تو حکومت نے 25 ہزار شامی پناہ گزین کینیڈا میں لانے کا وعدہ کیا تھا۔ اب تک کینیڈا میں 30 ہزار سے زائد پناہ گزین آچکے ہیں۔ اِس ضمن میں جماعت احمدیہ نے بہت مدد کی۔ بہت سارے شام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں لائے اور دوسروں کی رہائش کا انتظام کیا۔ اِس کے لئے میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ آپ نے کینیڈا کا ساتھ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اچھے اور ذمہ دار شہری ہیں۔

His Worship John Tory
Mayor City of Toronto

عزت مآب جان ٹوری ٹورانٹو شہر کے میئر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حضور کی آمد جو کہ ایک خاص موقع ہے کہ ہم اپنی روحانیت میں ترقی کریں اور جماعت احمدیہ کی کینیڈا میں تاریخی ترقیات کو منائیں۔

جماعت احمدیہ نے پچاس سالہ جشن جوبلی فلپ سکوئیر میں منایا تھا میں نے اُس موقعہ پر آپ کو مبارک باد دی تھی اور آج اِس موقع پر میں خلیفہ صاحب کو جماعت کے کینیڈا میں پچاس سال مکمل ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اِس کے علاوہ میں خلیفہ صاحب کو نیشنل پیس سمپوزیم شروع کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خلیفہ صاحب دنیا بھر میں امن اور سلامتی کا پرچار کرتے ہیں۔ اس کا بھی میں نہایت شکرگزار ہوں اور ممنون احسان بھی۔ ہمیں چاہئے کہ اِن سب باتوں کو اپنے دلوں میں خاص جگہ دیں، خاص طور پر جو آپ نے کل فرمایا تھا کہ سب انسانوں سے حسن سلوک کریں اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ اُن کا مذہب کیا ہے۔ آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرنے میں ہم سب کا ایک اہم کردار اور ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ان سب باتوں کو سب کینیڈین پسند کرتے ہیں۔

احمدیہ جماعت ٹورانٹو میں 1990ء سے خوب مستحکم ہے۔ پیارے خلیفہ صاحب کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو میں 30 سال سے جانتا ہوں اور انہوں نے میری ہر مشکل وقت میں بہت مدد کی ہے۔ 30 سال قبل انہوں نے مجھے ایک مسجد کا ماڈل دکھایا تھا جو وہ میپل میں بنانا چاہتے تھے۔ تب وہ صرف ایک خواب تھا جو کہ پورا ہو گیا۔

ایک اور بات جس کا میں خلیفہ صاحب کے سامنے تذکرہ کرنا چاہتا ہوں وہ جماعت کے نوجوانوں کو تعلیم دینا اور صحیح راستے پر چلانا ہے۔ جماعت سکول اور تعلیمی اداروں کے ساتھ خوب محنت کرتی ہے تاکہ نوجوان کسی قسم کی مشکل میں نہ پڑیں۔

مجھے نہایت فخر ہے کہ آپ کا جلسہ یہاں ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی پہچان انسانیت کی ہمدردی اور حقوق ادا کرنا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ کو مذہب کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں مشکلات کا سامنا ہے۔ لیکن میں تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں آپ کو محبت بھری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

شرم سی کچھ حجاب سا کچھ ہے
قرب بھی بے حساب سا کچھ ہے
مسکراتا ہوا حسین و جمیل
ایک چہرہ گلاب سا کچھ ہے

(چوہدری محمد علی مضطر عارفی)

کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔ اگلے چند سالوں میں کینیڈا میں پانچ مسجدیں بنانے کا پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقعہ پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ریجائنا، سیسکاٹون اور لائیڈمنسٹر میں مساجد زیر تعمیر ہیں اور بریمپٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل چکی ہے اور اس کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد بیت الحنیف کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 23 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

''ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔''

پھر فرمایا کہ:

''اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔''

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر اس بابرکت مد نیشنل مساجد فنڈ میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

دورہ کینیڈا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مکرم محمد عثمان خاں صاحب

حضرتِ مسرور خود تشریف لائے ہیں یہاں
خوش ہیں سارے احمدی اور عید کا سا ہے سماں
اہلِ کینیڈا مبارک ! آرزو پوری ہوئی
پھول برساؤ، بچھاؤ، راستوں میں کہکشاں
بہرِ استقبال دیکھو آیا اک جمّ ِغفیر
کینیڈا پر ہو رہا ہے، ہم کو ربوہ کا گماں
تھا تقاضہ وقت کا اور سب کی یہ خواہش بھی تھی
سن لی اللہ نے دعا جو آپ آئے ہیں یہاں
پہلے نظارہ کیا کرتے تھے ایم ٹی اے پہ ہم
آج ہم مسرور ہیں ، پایا جو اُن کو درمیاں
آپ خود تشریف لائے، آبیاری کے لئے
تا کہ مہکے خوشبوؤں سے، یہ روحانی گلستاں
ہے جماعت باغ، جس میں رنگ ہیں خوشبو بھی ہے
احمدی ہیں پھول کلیاں، آپ اِس کے باغباں
کامیابی ہے جماعت کی باحسانِ خدا
دے رہے ہیں آپ کو عزّت یہاں کے حکمراں
نفرتوں کا خاتمہ ہو، امن پھیلے چار سو
یہ ہے دنیا کی ضرورت ، آپ اس کے ترجماں
ساری دنیا ہو مخالف، ہم کو کچھ پرواہ نہیں
اِس خدائی سلسلہ کا خود خدا ہے نگہباں
اے ہمارے ناقدو، جلسہ میں آ کر دیکھ لو
خود پتہ چل جائے گا، ہو تم کہاں اور ہم کہاں
جلسہ بھی اور دورہ بھی، دونوں رہے ہیں کامیاب
ہو خدا حامی و ناصر ہر گھڑی ۔ جائیں جہاں
آنے پہ ازحد خوشی ہے جانے پہ مغموم ہیں
کیفیت عثمان دلوں کی کر نہیں سکتا بیاں

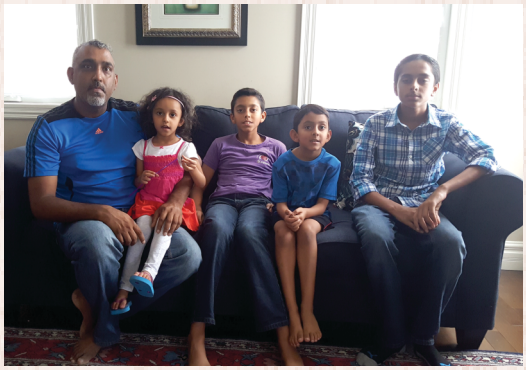

پیارے بھائی مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب

مکرم عبدالحلیم طیب صاحب، نائب امیر و نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت کینیڈا

ہمارے پیارے بھائی مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب 11 جنوری 2016ء کی شام کو Coventary ہسپتال یوکے میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 87 سال تھی۔

خطبہ جمعہ میں جماعتی خدمات اور اوصاف حسنہ کا تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء میں پیارے بھائی جان کی جماعتی خدمات اور ان کی خوبیوں کا ذکر فرمایا، حضور فرماتے ہیں۔

''آپ ماسٹر چراغ دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ قادیان کے قریب کھارا ان کا گاؤں تھا۔ آپ کے گاؤں کھارا میں احمدیت آپ کے دادا حضرت چوہدری امیر بخش صاحبؓ کے ذریعے آئی تھی۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب کو بھی ساری عمر جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دواخانہ خدمت خلق میں کام کیا۔ اور یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دواخانہ تھا۔ حضورؓ نے خود ان کو طب سکھائی تھی۔

خلافت رابعہ میں مرکز نے آپ کو گیمبیا اور جرمنی وغیرہ میں مختلف تعمیراتی کاموں کی نگرانی کے لئے بھیجا۔ ربوہ کے قیام کے دوران خدام الاحمدیہ میں آپ مہتمم مقامی بھی رہے۔

1974 میں آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ 1999 میں لندن سے کوونٹری شفٹ ہو گئے جہاں وفات تک سیکرٹری تربیت اور وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کو بعض کتب کی اشاعت کی بھی توفیق ملی۔

نہایت شریف النفس، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ ان کی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت اور جماعت سے وفا کا تعلق نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 5 فروری 2016ء صفحہ 9)

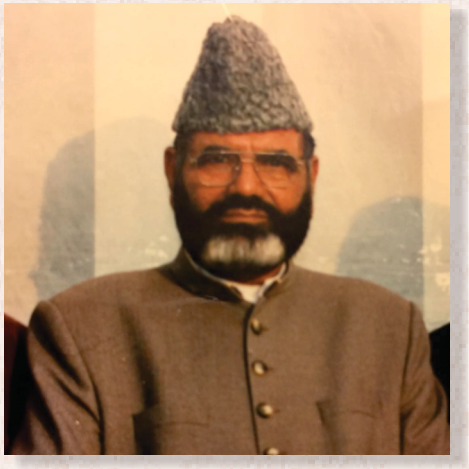

خاندانی حالات

ہمارے بزرگوار والد محترم حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحبؓ پیدائشی احمدی تھے اور آپؓ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ تعلیم الاسلام سکول قادیان سے تعلیم پانے کے بعد گورنمنٹ ٹریننگ کالج لاہور سے تدریس (Teaching) کا کورس مکمل کیا اور بعد ازاں 36 سال کے لگ بھگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں انگریزی مضمون کے استاد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ہمارے دادا جان حضرت چوہدری امیر بخش صاحبؓ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تھے، جن کے بابرکت وجود سے ہمارے خاندان میں احمدیت کی بنیاد رکھی گئی۔ قادیان دارالامان سے دو اڑھائی کلومیٹر کے فاصلے پر ہمارا گاؤں کھارا ہے۔ حضرت دادا جان جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی برکت سے ایک نہایت متقی اور بزرگ انسان تھے۔ آپ کو اولین صحابہؓ میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہے جو ہم پر خدائے رحمان و رحیم کا ایک دائمی طور پر احسان رہے گا۔ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد پیار کرنے والے، احمدیت کے سچے خادم اور سلسلہ کے فدائی بزرگ تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت کے عاشق صادق تھے۔ اپنے مولا کی عطا کردہ بے شمار خوبیوں کی وجہ سے خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت میں ایک نمایاں مقام پایا نیز یہ شرف بھی نصیب ہوا کہ افراد خاندان، خاص طور پر صاحبزگان مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پڑھانے کا شرف حاصل ہوا اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحبؒ والد ماجد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پڑھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

ہماری والدہ محترمہ بھی ایک متقی اور پارسا بزرگ خاتون تھیں خدا تعالیٰ کے حضور پنج وقتہ نماز کا قیام، تقویٰ شعاری اور التزام سے دعائیں کرنا آپ کے شب و روز تھے۔ قبولیت دعا پر یقین کامل تھا۔ قبولیت دعا کے عجیب نظارے ہم نے دیکھے کہ خدا تعالیٰ خوابوں کے ذریعے آگاہ کر دیتا اور ہر لحہ خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا مورد رہیں۔

وقف زندگی کا آغاز

آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کرتے ہی اپنا نام وقف کے لئے پیش کر دیا۔ 1947ء ہجرت کے بعد وکالت دیوان سے خدمت دین کا آغاز ہوا اس طرح خدمت دین میں ایک مصروف زندگی پانے کی سعادت نصیب رہی۔ یہ دور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور تھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت و محبت

بھائی جان اپنی کتاب یاد حبیب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھتے ہیں کہ عاجز عبدالعزیز کو اپنے بزرگوں سے احمدیت کی برکت نصیب ہوئی اور ان کی دعاؤں کی برکت سے ساڑھے اکیس سال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسی قربت نصیب رہی۔

میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ اس پاک وجود سے مجھے بے حد محبت اور عقیدت ہے۔ ان کی بیماری میں میں نے خدمت کے بہت مواقع پائے۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کھلے میدانوں میں جا کر خدا تعالیٰ کے حضور بڑے درد اور عاجزی سے کرب کی حالت میں دعا کرتا اور یہ عرض کرتا کہ میرے مولیٰ میری زندگی بھی میرے آقا کو عطا کر دے۔ خدا کی قسم میں یہ دعا ایک لمبا عرصہ تک حضور کی صحت یابی کے لئے مانگتا رہا۔

والدہ محترمہ کی غیر معمولی خدمت

پاکستان کی آزادی کے وقت 1947ء میں جب بھائی جان نے ہجرت کی تو حضرت والدہ صاحبہ کو ان کی بیماری کی حالت میں قادیان سے سیالکوٹ تک اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے۔ یہ ایسی غیر معمولی خدمت کی توفیق تھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ 28 فروری 2003 جس میں حضورؒ نے مریم فنڈ کی تحریک کی تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے عبدالعزیز صاحب ڈوگر اپنی والدہ صاحبہ کو پارٹیشن کے وقت کندھوں پر اٹھا کر پاکستان لائے۔ قادیان پر سکھوں کے حملہ کے وقت اور اس طرح اپنے گاؤں کھارا متصل قادیان میں حفاظت مستورات کی ڈیوٹی بڑی بہادری سے ادا کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر خصوصی ڈیوٹی

1953ء کے فسادات پنجاب کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک پر قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیارے بھائی عبدالعزیز صاحب سے فرمایا کہ حضور نے ایک امانت تمہارے سپرد کرنے کا ارشاد فرمایا ہے جس کو لے کر تم کراچی جاؤ گے۔ اس موقع پر آپ سے حلف لیا گیا جس کے الفاظ یہ تھے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ اقرار کرتا ہوں کہ جو امانت میرے سپرد کی جا رہی ہے اس کی ہر طرح سے حفاظت کروں گا جب تک میرے دم میں دم ہوگا اس وقت تک کوئی کوتاہی نہ ہوگی۔

پھر فرمایا ایک اور آدمی کا نام لو جس کو تمہارے ساتھ بھجوایا جا سکے۔ انہوں نے مکرم صوبیدار میجر ارعبدالمنان صاحب کا نام تجویز کیا اور ان کا نام منظور ہوا۔ اس طرح ایک قیمتی اور مقدس امانت مکرم امیر صاحب کراچی کے پاس لے جانے کی سعادت ملی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں انکوائری کمیشن میں آنے جانے کی سعادت

1953ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاہور ہائی کورٹ انکوائری کمیشن میں احمدیت کے دفاع کی غرض سے تشریف لے جاتے رہے۔ پیارے بھائی جان اور مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب فرنٹ سیٹ پر حضور کی کار میں حضور کے ہمراہ ہوتے اور اس طرح حضورؓ کی خاص قربت کے اور شفقت کے بے شمار مواقع ملتے رہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درویشان قادیان کی حفاظت، اسیران قادیان کی رہائی اور اغواء شدہ مسلم خواتین کی رہائی کے لئے پاکستان سے ایک وفد ہندوستان بھجوایا جس میں قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور، مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، محترم ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان، اور کچھ دیگر افراد جن میں سب سے کم عمر بھائی جان عبدالعزیز صاحب کو شامل کیا۔

میرے پیارے بھائی عبدالعزیز اپنی خدمات دین، خلافت سے عشق و وفا، خدا کے پیاروں کی قربت، غریبوں کی ہمدردی اور امداد، دوستوں کی خیر خواہی کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہے۔ جب سے ہم نے ہوش سنبھالی ان کو نیکی اور تقویٰ کی راہوں اور خدمت دین میں مصروف عمل پایا۔ خلافت سے والہانہ محبت نیز افراد خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت، قربت اور محبت کا تعلق رکھا۔ خدا تعالیٰ نے احمدیت کی ایسی محبت و دیعت کی تھی کہ جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں کا مصداق ٹھہرے۔ جسمانی وجاہت، مضبوط توانا جسم جس پر کبر نہیں خاکساری تھی۔ خوش لباس بھی تھے اور خوش گفتار بھی۔ اپنوں اور غیروں میں ہر دلعزیز تھے۔

دیگر اہم جماعتی خدمات کا مختصر تذکرہ

1959ء سے 1967ء تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم مقامی ربوہ تھے ایک بار ڈاکوں سے مڈبھیڑ سے ہوگئی جو ربوہ میں آئے دن وارداتیں کیا کرتے تھے آپ نے ان میں سے دو ڈاکوں کو زمین پر گرا کر اپنی گرفت میں لئے رکھا مگر تیسرا ڈاکو آپ پر خنجر سے وار کرتا رہا جس پر آپ شدید زخمی ہوئے اور خون میں نہائے گئے بعد ازاں فضل عمر ہسپتال میں بہت سارے خدام نے اپنے خون کا عطیہ دیا اور اس طرح معجزانہ زندگی پائی۔

1974ء کے پرآشوب دور میں آپ لاہور میں مقیم تھے۔ ہر طرف مخالفین احمدیت کے حملے جاری تھے۔ انہی دنوں مخالفین احمدیت کا ایک جم غفیر احمدیہ مسجد واقع گنج بازار مغلپورہ پر حملہ کیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ آپ نے پولیس اور مجسٹریٹ کو کہا اگر تم قبضہ لے کر نہیں دے سکتے تو ہم اجازت مانگتے ہیں ہم خود قبضہ لیتے ہیں۔ ان کے عدم تعاون پر آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور چند خدام کے ساتھ مسجد پر دوبارہ قبضہ بحال کر لیا۔ بعد ازاں پولیس نے آپ کو گرفتار کر لیا اور اس طرح خدا کے فضل سے اسیر راہ مولیٰ بننے کی سعادت نصیب ہوئی اور جیل میں خطرناک مجرموں والی کوٹھری میں رکھے گئے۔ اسیری سے رہائی پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان اسیران کی اپنے گھر میں دعوت کی۔

1975ء میں ایک بڑے جلوس نے ان پر حملہ کیا۔ اور آپ اکیلے بہادری سے ان سے نبرد آزما رہے اور خدا تعالیٰ کی حفاظت میں بچائے گئے۔

تحریکِ جدید میں خدمات۔ بیرون ملک تعمیراتی منصوبوں کی نگرانی اور تکمیل

آپ کو 1945ء میں زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی۔ اور 1947ء سے عملی میدان میں خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر 1949ء سے 1968ء تک دواخانہ خدمت خلق میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت ثالثہ میں تحریک جدید میں خدمت سپرد ہوئی اس طرح خلافت رابعہ میں ربوہ، بیرون ملک گیمبیا، جرمنی، سیرالیون میں تعمیرات کا کام سپرد ہوا اور خدا کے فضل اور خلفاء کی دعاؤں اور راہنمائی میں تعمیراتی منصوبے مکمل کرنے کی توفیق ملتی رہی اور اس طرح خلفاء کی خوشنودی بھی میسر رہی۔

(باقی صفحہ 26)

پہلے انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد

12 ممالک کی 19 ٹیموں کی شرکت اور 44 میچز کھیلے گئے

کینیڈا کی ٹیم اب تک آٹھ میں سے پانچ ٹورنامنٹ جیت چکی ہے، فائنل میچ کینیڈا کی ٹیم نے جیت کر ٹرافی حاصل کی

رپورٹ: مکرم محمود احمد ملک صاحب۔ سیکرٹری میڈیا و انچارج مرکزی شعبہ کمپیوٹر لندن

جماعت احمدیہ میں صد سالہ خلافت جوبلی کی برکات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ بین الاقوامی سطح پر بعض احمدیہ ٹورنامنٹس کا انعقاد کیا گیا۔ اسی سال مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے زیر انتظام ''خلافت جوبلی T/20 کرکٹ سیریز'' بھی منعقد ہوئی جو دراصل دو ٹیموں یعنی ناصر کرکٹ کلب اور طاہر کرکٹ کلب کے مابین کھیلی گئی۔ اس سال جرمنی میں ایک یورپین ٹورنامنٹ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ یہیں سے پیدا ہونے والے ایک خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس صحت برطانیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مئی 2009ء میں پہلا انٹرنیشنل مسرور T/20 کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کروانے کی توفیق پائی۔

مجلس صحت برطانیہ کے تحت منعقد ہونے والا انٹرنیشنل مسرور T/20 کرکٹ ٹورنامنٹ اس وقت عالمگیر جماعت احمدیہ میں واحد ایسا بین الاقوامی ٹورنامنٹ ہے جسے خواص و عام میں یکساں پذیرائی حاصل ہوئی اور اس کا انعقاد ایک مستقل فیچر کے طور پر قرار پایا۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ دنیا کے کناروں سے لندن پہنچنے والے احمدی کھلاڑیوں کے علاوہ شائقین کے ذوق نے بھی اس ٹورنامنٹ کے مستقل انعقاد کی راہ ہموار کئے رکھی۔ نیز بلاشبہ اتنے بڑے ٹورنامنٹ کا ہر سال اپنی تمام تر عظیم روایات کے ساتھ خوش اسلوبی سے انعقاد کرتے چلے جانا منتظمین کی محنت شاقہ اور لگن کا آئینہ دار ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 18 تا 22 مئی 2016ء کو نہایت کامیابی سے منعقد ہونے والا یہ آٹھواں ٹورنامنٹ تھا جس کی افتتاحی تقریب 18 مئی کی شام سوا سات بجے طاہر ہال (مسجد بیت الفتوح مورڈن) میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ مکرم منصور خالد صاحب نے سورۃ النصر کی تلاوت کی اور آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت برطانیہ نے امسال ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لانے والے کھلاڑیوں اور ٹیموں کے نمائندگان کو خوش آمدید کہا اور اُن ممالک کے نام بیان کئے جن کی نمائندگی اس ٹورنامنٹ میں کی جارہی تھی۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں امید ظاہر کی کہ کھلاڑیوں کے کھیل اور انتظامات کا معیار پہلے سے بہتر دیکھنے میں آئے گا اور اچھے دوستانہ ماحول میں یہ ٹورنامنٹ کھیلا جائے گا۔ آپ نے معیار میں بہتری کے لئے مستقل کوچنگ کی سہولت مہیا کئے جانے کی اہمیت بھی بیان کی اور کہا کہ اس ٹورنامنٹ کے ذریعہ احمدی کھلاڑیوں کے بین الاقوامی روابط میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

اس تقریب کے دوران تمام کھلاڑی نظم وضبط کے ساتھ سٹیج کے سامنے کھڑے رہے جبکہ منتظمین اور تقریب کے مدعوین سٹیج کے اطراف میں کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ سٹیج کے دائیں اور بائیں اطراف میں گزشتہ ٹورنامنٹس کی تصاویر اور اعداد و شمار کے چارٹس اس تقریب کے حسن کو دوبالا کر رہے تھے۔ تقریب کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مجلس صحت برطانیہ کا قیام قریباً پندرہ سال قبل عمل میں لایا گیا تھا۔ اس مجلس کے صدر مکرم مرزا عبدالرشید صاحب اور سیکرٹری مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب ہیں۔ اس مجلس کی زیر نگرانی مختلف کھیلوں کے قومی ٹورنامنٹس سارا سال ہی منعقد کئے جاتے ہیں۔ تاہم امسال انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کی کامیابی کے لئے ڈیڑھ صد سے زائد کارکنان نے منتظمین کی رہنمائی میں لمبا عرصہ محنت کی اور واقعۃً یہ ٹورنامنٹ نمایاں طور پر کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ امسال 12 ممالک کی 19 ٹیموں نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی جس کے دوران Wandsworth, Merton اور Kingston کی 16 گراؤنڈز میں 44 میچز کھیلے گئے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ تمام میدانوں میں باجماعت نماز بھی ادا کی جاتی رہی۔

مکرم رانا عرفان شہزاد صاحب (ٹورنامنٹ کے Vice Chairman) کے مطابق امسال 2 انٹرنیشنل اور 5 فرسٹ کلاس کرکٹرز نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ مسرور انٹرنیشنل ٹورنامنٹ خدا کے فضل سے Merton Council کے سالانہ میلے کی حیثیت اختیار کر چکا ہے چنانچہ OVEL Cricket Stadium کے (آپریشنز مینیجر) Operations Manager جناب Simon Hard نے بھی اس امر پر دلی خوشی کا اظہار کیا کہ مورڈن میں منعقد ہونے والے اس ٹورنامنٹ کا معیار ہر سال پہلے کی نسبت بہتر ہوتا جارہا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ دنیا بھر سے آکر ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والی مسلمان ٹیموں کی کارکردگی کے حوالہ سے ضروری معلومات بھی اُنہیں باقاعدہ طور پر حاصل ہیں۔

امسال بھی ٹورنامنٹ کے بارہ میں مختلف رپورٹس بعض اخبارات میں شامل اشاعت کی جاتی رہیں۔ ان اخبارات میں Wandsworth "Guardian"، "The Nation" اور "Cricketer Magazine" شامل ہیں۔

نیز ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر متعدد رپورٹس نشر ہونے کے علاوہ سکائی ٹی وی (SKY TV) کے چینل "London Live" میں 19 مئی کو Raynes Park Playing Fields سے قبل از دوپہر 11 سے 1 بجے تک ٹورنامنٹ کی براہ راست جھلکیاں اور انٹرویوز پیش کئے گئے۔

مکرم فہیم احمد بٹ صاحب سیکرٹری ٹورنامنٹ کی طرف سے مہیا کئے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق امسال کے ٹورنامنٹ میں بہترین باؤلر انگلینڈ کے خالد ظفر صاحب رہے جنہوں نے

23.1 اوورز میں 135 رنز دے کر 17 وکٹیں حاصل کیں۔ تاہم کسی ایک میچ میں پانچ سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں بالترتیب فضل احمد ناصر صاحب (انگلینڈ)، ارسلان جاوید صاحب (جرمنی)، دانیال آصف صاحب (امریکہ)، فراز مرزا صاحب (امریکہ)، احمد بھٹی صاحب (امریکہ) اور محی الدین صاحب (آئرلینڈ) شامل ہیں جنہوں نے ہیٹ ٹرک بھی کی۔ جبکہ انگلینڈ کے داؤد احمد صاحب ٹورنامنٹ کے بہترین بلّے باز قرار پائے جنہوں نے چھ میچوں میں 385 رنز بنائے۔ اس میں اُن کی سوئٹزرلینڈ کے خلاف 133 رنز ناٹ آؤٹ کی اننگ بھی شامل ہے۔ امسال ٹورنامنٹ کی یہ واحد سینچری بھی تھی۔ انہیں ٹورنامنٹ 2016ء کا بہترین کھلاڑی بھی قرار دیا گیا۔ امسال مجموعی طور پر زیادہ سکور کرنے والے دوسرے کھلاڑی رضارحمٰن صاحب (کینیڈا) تھے جنہوں نے چھ اننگز میں 228 رنز بنائے۔ انہیں فائنل میچ میں 62 رنز بنانے اور چار اوورز میں 20 رنز دے کر ایک کھلاڑی آؤٹ کرنے کی بنیاد پر Man of the Match بھی قرار دیا گیا۔

امسال مجموعی سکور کے حوالہ سے تیسرے نمبر پر عقیل انجم صاحب (کینیڈا) تھے جنہوں نے چھ اننگز کے دوران 201 رنز بنائے۔ نیز ٹورنامنٹ کے بہترین فیلڈر کا اعزاز عمیر الیون کے مدثر ڈوگر صاحب نے حاصل کیا۔

2009ء میں منعقد ہونے والا پہلا انٹرنیشنل مسرور T/20 کرکٹ ٹورنامنٹ جیتنے والی کینیڈا کی ٹیم ٹرافی کی مستحق قرار پائی تھی جبکہ جرمنی کی ٹیم دوسرے اور انگلینڈ بلیو تیسرے نمبر پر رہی تھی۔ 2010ء میں یہ ٹورنامنٹ جرمنی کی ٹیم نے انگلینڈ کی ٹیم کو ہرا کر جیتا تھا۔ 2011ء میں فائنل میچ میں کینیڈا کی ٹیم نے انگلینڈ کی ٹیم کو شکست دی تھی۔ 2012ء میں کینیڈا کی ٹیم نے آسٹریلیا کی ٹیم کو ہرا کر اپنا اعزاز برقرار رکھا تھا۔ 2013ء میں انگلینڈ وائٹ نے امریکہ کو ہرا کر پہلی بار یہ ٹورنامنٹ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا تھا اور 2014ء میں انگلینڈ اور کینیڈا کی ٹیموں کو Joint Winners قرار دیا گیا۔ 2015ء میں انگلینڈ نے جرمنی کو ہرا کر یہ اعزاز مسلسل تیسری مرتبہ حاصل کیا۔

امسال فائنل میچ Abbey Recreation Ground مورڈن میں کینیڈا اور عمیر الیون کے مابین کھیلا گیا جسے کینیڈا کی ٹیم نے جیت کر ٹرافی حاصل کی۔ اس طرح کینیڈا کی ٹیم اب تک آٹھ میں سے پانچ ٹورنامنٹ جیت کر نمایاں ہے۔ امسال تیسرے نمبر پر انگلینڈ کی ٹیم آئی۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ امسال کے ٹورنامنٹ میں خاص بات اس کے بعض میچوں اور اختتامی تقریب کی براہ راست کوریج تھی۔ چنانچہ ہزاروں شائقین نے منتخب میچز اور اختتامی تقریب کو انٹرنیٹ کے ذریعہ اپنے کمپیوٹرز پر دیکھا اور میچز کے حوالہ سے نیز انتظامات کے بارہ میں رواں تبصرے بھی کئے۔

فائنل میچ کے اختتام پر ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم امتیاز احمد صاحب آف کینیڈا نے کی۔ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت یوکے نے رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کھلاڑیوں میں اعزازات تقسیم کئے اور ایک مختصر تقریر کی جس کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

امسال ٹورنامنٹ کے ایام میں چونکہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سکنڈے نیوین ممالک کے دورہ پر تھے اس لئے ٹورنامنٹ کے دوران یہ کمی بشدّت محسوس کی جاتی رہی اور خصوصاً بیرونی ممالک سے آنے والے کھلاڑی اس کا اظہار کرتے رہے۔ تاہم یہ امر باعث مسرّت ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے کامیاب دورہ سے واپس تشریف لانے کے بعد اوّل اور دوم آنے والی ٹیموں کے کھلاڑیوں کو ازراہ شفقت شرفِ ملاقات بخشا اور دونوں ٹیموں کو اپنے ہمراہ تصویر بنوانے کا اعزاز بھی عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان ٹیموں اور کھلاڑیوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 26 اگست 2016ء)

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی چند مساعی کی رپورٹ

جولائی تا اکتوبر 2016ء

مرتبہ: مکرم فضل اللہ منیب صاحب اور مکرم ہاشم عثمان صاحب

تعطیلات موسم گرما میں وقف عارضی

مورخہ 4 جولائی 2016ء سے 13 ستمبر 2016ء تک جامعہ احمدیہ کینیڈا میں موسم گرما کی تعطیلات رہیں۔ تاہم اس دوران میں طلباء نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی طرح کینیڈا اور بیرونی ممالک میں وقفِ عارضی کی مبارک تحریک کے تحت خدمات سرانجام دیں۔ ان بیرونی ممالک میں برطانیہ برموقع جلسہ سالانہ، امریکہ، بیلیز، میکسیکو اور جاپان شامل ہیں۔ کینیڈا میں 24 طلباء، برطانیہ میں 13، امریکہ میں 12، میکسیکو میں 2، جب کہ بیلیز اور جاپان میں ایک ایک طالب علم نے وقفِ عارضی کی توفیق پائی۔

وقفِ عارضی کے دوران میں جامعہ کے طلباء نے مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام منعقدہ اطفال کی کلاسیں لیں، جماعتی لٹریچر تقسیم کیا، جلسہ سالانہ برطانیہ میں مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دیں اور دیگر خدمات کی توفیق پائی۔

تعطیلات کے بعد تدریس کا آغاز

مورخہ 14 ستمبر 2016ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں تعطیلات کے بعد تدریس کا آغاز ہوا۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے درجہ ممہدہ میں 21 طلباء داخل ہوئے ہیں۔

اساتذہ اور طلباء کی نشست

مورخہ 19 ستمبر 2016ء بروز سوموار، اساتذہ اور طلبا کی ایک تفصیلی میٹنگ ہوئی جس میں عبادات اور تعلق باللہ، جامعہ کے نظم و ضبط اور تدریسی عمل کو مزید صیقل کرنے کے لئے قوانین پیش کئے گئے۔

لیکچرز

جامعہ کی روایات کے مطابق طلباء جامعہ احمدیہ کے علم کو ہمہ جہت بنانے کے لئے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں مختلف موضوعات پر لیکچرز منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس دوران ہونے والے لیکچرز اور مقررین کے نام درج ذیل ہیں۔

مقرر	عنوان
مکرم مولانا ظہیر احمد خان صاحب (پروفیسر جامعہ احمدیہ یوکے)	خلافت سے وفا کا تعلق
مکرم عامر محمود شیخ صاحب (نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا)	جماعت احمدیہ کا مالی نظام
مکرم مولانا عبدالحفیظ کھوکھر صاحب (مربی سلسلہ احمدیہ یوکے)	وقف اور ہماری ذمہ داریاں

چالیس کلومیٹر کا پیدل سفر

مورخہ 17 ستمبر 2016ء کو پیدل سفر (Endurance Walk) کا انعقاد ہوا۔ یہ سفر 40 کلومیٹر پر محیط تھا۔ اس سفر کا باقاعدہ آغاز بعد نماز فجر اجتماعی دعا سے ہوا جو مکرم ظہیر احمد خان صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ یوکے نے کروائی۔ اس پیدل سفر میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے 50 طلباء نے حصہ لیا۔ اس کے بعد طلباء اور اساتذہ نے باربی کیو میں شرکت کی۔ اس پیدل سفر میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے نام درج ذیل ہیں۔

پوزیشن	نام طالب علم	درجہ	گروپ
اول	مکرم حافظ جنید احمد صاحب	ممہدہ	دیانت
دوم	مکرم اسامہ رحمٰن صاحب	ثالثہ	دیانت
سوم	مکرم محمد دانیال احمد صاحب	ثانیہ	دیانت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا میں ورود مسعود

مورخہ 3/ اکتوبر 2016ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ایک بار پھر کینیڈا کی سرزمین پر پڑے۔ پیس ویلج میں آپ کے ورود مسعود کے موقع پر طلباء نے پُر جوش نعروں اور ترانہ جات کے ذریعہ آپ کا شاندار استقبال کیا۔

ڈیوٹیاں برائے جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا کو جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء کے موقع پر مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ کے پروگراموں میں طلباء کی شمولیت

طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا نے جلسہ سالانہ کینیڈا کے مختلف پروگراموں میں شرکت کی۔

اس کے علاوہ طلباء نے ریویو آف ریلیجنز (Reveiwof Religions) کے تحت ''القلم'' قرآن پراجیکٹ میں بھی حصہ لیا۔

جلسہ کے اختتام کے موقع پر طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پرجوش ترانے پیش کرنے کی سعادت ملی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ احمدیہ کینیڈا میں تشریف آوری

مورخہ 23/ اکتوبر 2016ء کا روز جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تاریخ میں نہایت اہم تاریخی اور بابرکت دن تھا۔ اس روز ہمارے پیارے امام نے ازراہ شفقت جامعہ میں تشریف لا کر جامعہ اور حفظ القرآن سکول کی کلاس میں شمولیت فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح تقریباً 11:10 پر جامعہ احمدیہ کینیڈا میں تشریف لائے۔ تمام اساتذہ جامعہ اور حفظ القرآن سکول نے حضور انور کا جامعہ ریسیپشن (Reception) میں استقبال کیا اور آپ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

(باقی صفحہ 26)

بقیہ از پیارے بھائی چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب

آپ کو بحیثیت مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ خلافت ثانیہ میں تین دفعہ اور خلافت ثالثہ میں ایک بار علم انعامی حاصل کرنے کا اعزاز ملا۔ آپ کو کل 38 برس سلسلہ کی خدمت کے مواقع میسر آئے۔

حج کی سعادت

ہمارے بھائی جان کو اپنی زندگی میں دو بار حج کرنے کی سعادت ملی۔ اور آپ کے حصہ میں یہ سعادت بھی آئی کہ آپ نے اپنے والدین کی طرف سے دو افراد کے ذریعہ حج بدل کرایا۔

آپ کی اولاد

آپ کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے داے، درمے، سخنے خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ ایک بیٹی مڈلینڈ میں لجنہ کی صدر ہیں۔

اظہارِ تشکر

بھائی جان کی وفات کے موقع پر ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احسان کا سلوک فرمایا اور خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر خیر فرمایا اور بعد ازاں بہت ہی شفقت اور محبت سے اپنے اس غلام بندے کی پیشانی پر دایاں ہاتھ پھیرا۔ اس شفقت کے سلوک سے ہم سب اہل خاندان کو بہت حوصلہ ملا اور ہماری ڈھارس بندھی۔ خاکسار افراد خاندان اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دنیا بھر کے دیگر احباب جماعت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے بذریعہ فون، ای میلز اور خطوط کے ہم سے اظہار تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی اللہ تعالیٰ ان سب کو بہت جزائے خیر دے نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور بھائی جان مرحوم کی اولاد کو جماعت احمدیہ اور خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھنے اور اسے مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از جامعہ احمدیہ کینیڈا کی چند مساعی کی رپورٹ

بعد ازاں حضور انور نے جامعہ احمدیہ کی عمارت کا معائنہ فرمایا اور آنحضرت ﷺ کی حیاتِ طیبہ پر طلباء کی تیار کردہ نمائش کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

طلباء جامعہ احمدیہ و حفظ القرآن سکول کے ساتھ نشست

یہ کلاس طلباء جامعہ اور حفظ القرآن سکول کے ساتھ منعقد کی گئی۔ کلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ فراس احمد، متعلم حفظ القرآن سکول نے پیش کی۔ فرخ طاہر، درجہ ثانیہ نے قرآنی آیات کا ترجمہ پڑھا جس کے بعد مصلح الدین احمد شنبور، درجہ سادسہ نے ایک حدیث پیش کی۔

اس کے بعد فرخ طاہر، درجہ ثانیہ نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ نظم کے بعد عمر فاروق اور سید لبیب جنود، درجہ ثالثہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت احمدیہ کے عہد مبارک میں شمالی امریکہ میں نفوذ احمدیت کے عنوان پر اردو تقاریر پیش کیں۔ ریان میاں، متعلم حفظ القرآن سکول نے انگریزی تقریر میں قرآن کریم حفظ کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ان تقاریر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء کے سوالات کے نہایت بصیرت افروز جوابات دیئے اور قیمتی نصائح فرمائیں۔

کلاس کے اختتام کے موقع پر طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا نیز آپ کے دستِ مبارک سے تبرکاً قلم وصول کئے۔ کلاس کا دورانیہ تقریباً دو گھنٹے تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹاف روم میں تشریف لے گئے جہاں پر اساتذہ و سٹاف کا تعارف ہوا۔ بعد ازاں پرنسپل جامعہ کے دفتر میں تشریف لا کر اسے بھی برکت بخشی۔ اس کے بعد حضور انور نے طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ کینیڈا اور حفظ القرآن سکول کو اپنے ساتھ ہال میں چند یادگار تصاویر بنوانے کا شرف بخشا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تصاویر کے بعد لائبریری جامعہ احمدیہ کا معائنہ فرمایا اور پھر حفظ القرآن سکول تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ جہاں اساتذہ و طلباء حفظ القرآن سکول نے آپ کا استقبال کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عائشہ اکیڈیمی کا معائنہ فرمایا جہاں خواتین اساتذہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ظہرانہ

حفظ القرآن سکول اور عائشہ اکیڈیمی کے معائنہ کے بعد حضور انور طاہر ہال میں دوبارہ تشریف لائے جہاں آپ کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ ظہرانہ میں ممبران قافلہ حضور انور، طلباء، اساتذہ، عملہ جامعہ احمدیہ، طلباء و اساتذہ حفظ القرآن سکول، مربیان سلسلہ، ممبران نیشنل مجلس عاملہ، جامعہ احمدیہ میں مختلف موضوعات پر علمی و تحقیقی لیکچر دینے والے اور دیگر مہمانانِ کرام شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص ہدایت پر طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا کو حضور انور کے سامنے قریب تر بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس دوران جامعہ احمدیہ کے باورچی خانہ کے عملہ کو بھی تصویر بنوانے کا اعزاز حاصل ہوا۔

طاہر ہال میں ظہرانہ کی تقریب لئے تمام آرائش و زیبائش اور میزبانی کے فرائض جامعہ کے طلباء نے انجام دئے۔

ظہرانے سے فراغت کے بعد تقریباً پونے تین بجے حضورِ انور نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے مسجد بیت الاسلام تشریف لے گئے۔ **فالحمدللہ علی ذلک**

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور حسبِ شرائط اس کی ادائیگی ضروری ہے۔

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی قابلِ پرستش نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج بجا لانا اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کیا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 15)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے۔ عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ۔ 24 اگست 2004ء)

زکوٰۃ کا نصاب

زکوٰۃ ایسی جمع شدہ رقوم پر ہے جن پر ایک سال ہو جائے۔ ان پر اڑھائی فی صد (2.5%) زکوٰۃ واجب ہے۔ سونے، چاندی وغیرہ قیمتی دھاتوں اور زیورات جو عام استعمال میں نہ ہوں، اُن پر زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔

موجودہ حالات میں زکوٰۃ کا نصاب کینیڈا کے لئے ساڑھے چار ہزار ڈالر ($4,500) ہے۔ اگر اتنی رقم یا اتنی مالیت کے زیورات یا قیمتی دھاتیں کسی کے پاس ایک سال تک رہیں تو ان کی مالیت پر اڑھائی فی صد (2.5%) کی شرح سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

احباب جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ زکوٰۃ چندہ جات کا متبادل نہیں ہے۔

احباب جماعت اور خاص طور پر بہنوں سے درخواست ہے اگر ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو وہ نصاب کے مطابق زکوٰۃ ضرور ادا کریں۔

خالد محمود نعیم

نیشنل سیکریٹری مال

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادت

☆ مہ لقارو بینہ شاہد

17 اکتوبر 2016ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محسن اجمل شاہد صاحب و محترمہ نصرت مہوش جاوید صاحبہ، امریکہ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ اس کا نام ''مہ لقارو بینہ شاہد'' رکھا ہے۔ یہ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی سکیم میں شامل ہے۔

عزیزہ مہ لقارو بینہ شاہد سلمہا، مکرم منیر الحق شاہد صاحب اور محترمہ شاہدہ نگہت شاہد صاحبہ، وان ایسٹ کی پوتی اور مکرم محمد سرور جاوید صاحب اور محترمہ سعدیہ بشریٰ صاحبہ، پیس ویلیج سینٹر کی نواسی ہے۔ اور یہ بچی اپنے ددھیال کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت منشی عبدالحق صاحب کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ننہال کی طرف سے جماعت احمدیہ کے جید عالم اور متبحر مناظر حضرت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری کی نسل سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم محمد سرور جاوید صاحب شعبہ کمپیوٹر کینیڈا میں تجنید کے انچارج ہیں اور ایک عرصہ سے بہت ہی اخلاص اور محنت سے خدمات انجام دے رہے ہیں اور انہی کے ساتھ مکرم منیر الحق شاہد صاحب بھی شعبہ تجنید میں ایک مخلص رضا کار کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ ادارہ اس پُرمسرت موقع پر نومولودہ کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ صحت وسلامتی والی لمبی اور بابرکت عمر عطا کرے۔ خلافت سے اس کا رشتہ ہمیشہ مضبوط رکھے۔ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ صادقہ منصورہ صاحبہ

16 نومبر 2016ء کو محترمہ صادقہ منصورہ صاحبہ اہلیہ مکرم منصور محمود شرما صاحب، ویسٹن نارتھ حلقہ 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ محترم مولانا محمد عبدالرشید تگی صاحب، مشنری ویسٹن نے 19 نومبر 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اسی روز برایمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا مکرم محمود محمود شرما صاحب دبئی اور پانچ بیٹیاں محترمہ ڈاکٹر آنسہ شرما صاحبہ ویسٹن نارتھ، محترمہ قانتہ کوثر صاحبہ آسٹریلیا، محترمہ حمیرہ تنویر صاحبہ وینکوور، محترمہ راشدہ نوید صاحبہ برمپٹن نارتھ ایسٹ اور محترمہ شمائلہ منصور صاحبہ بریڈفورڈ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ

19 نومبر 2016ء کو محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمود الحسن صاحب مرحوم مارکھم 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 20 نومبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز عشاء کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 21 نومبر کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا عبدالحنان سوبھی صاحب، سکاربرو نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم سید طارق محمود صاحب پاکستان، مکرم سید خالد محمود صاحب سکاربرو، مکرم سید راشد محمود صاحب سکاربرو، مکرم سید عارف محمود صاحب مارکھم اور چار بیٹیاں محترمہ مبارکہ پروین صاحبہ سکاربرو، محترمہ نسرین مرزا صاحبہ مارکھم، محترمہ شیریں ممتاز صاحبہ مارکھم اور محترمہ نیلوفر صلاح الدین صاحبہ برایمپٹن کیلی ڈون یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ

21 نومبر 2016ء کو محترمہ خالدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم عارف علی صاحب برایمپٹن کیلی ڈون 50 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری مسس ساگا نے 22 نومبر 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 23 نومبر کو برایمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم انصر رضا صاحب واقف زندگی نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم عارف علی صاحب کے علاوہ ایک بیٹا مکرم مبین الحق صاحب اور ایک بیٹی محترمہ سلمیٰ عارف صاحبہ برایمپٹن کیلی ڈون یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم اشرف محمد صاحب

7 دسمبر 2016ء کو مکرم اشرف محمد صاحب، پیس ویلیج جماعت 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 9 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے فوراً بعد نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ ہر دو مواقع پر امریکہ سے آئے ہوئے اعزہ واقارب نے شرکت بھی کی۔

مرحوم کالج کے زمانہ میں کشتی رانی کے چیمپئن، ذہین وفطین، پڑھے لکھے، محنتی، خوش مزاج، دوستوں کے دوست اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم امجد اشرف صاحب پیس ویلیج، مکرم محمد احسن نورالدین اشرف صاحب، پیس ویلیج، ایک بیٹی محترمہ عائشہ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم حماد الرحمٰن صاحب برایمپٹن اور ایک ہمشیرہ محترمہ ثروت ہادی صاحبہ اہلیہ مکرم ہادی احمد خاں صاحب، قاضی اول قضا بورڈ کینیڈا یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے علاوہ مرحوم کے اور بھی اعزہ واقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

ادارہ ان کی وفات کے موقع پر ان کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلیج نے 18 نومبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم چوہدری ریاض احمد رندھاوا صاحب

3 ستمبر 2016ء کو مکرم چوہدری ریاض احمد رندھاوا صاحب ضلع سرگودہا میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم، مکرم کوثر احمد صاحب پیس ویلیج ویسٹ اور مکرم چوہدری وسیم احمد رندھاوا صاحب میپل کے چچا تھے۔

☆ مکرمہ نگہت مجید صاحبہ

8 اکتوبر 2016ء کو مکرمہ نگہت مجید صاحبہ جرمنی میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم بشارت احمد صاحب مسس ساگا کی بہن تھیں۔

☆ مکرم چوہدری نعمت اللہ بھنڈر صاحب

13 اکتوبر 2016ء کو مکرم نعمت اللہ بھنڈر صاحب سوات، منگورہ میں 69 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ سات بیٹے اور ایک بیٹی مکرمہ فرح ناز صاحبہ پیس ویلیج ایسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم چوہدری لطیف احمد سراء صاحب کے ہم زلف تھے۔

☆ مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ

20 اکتوبر 2016ء کو مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ امریکہ میں 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، مکرمہ رضیہ لطیف صاحبہ پیس ویلیج ایسٹ کی والدہ محترمہ تھیں۔ ان کے اور بھی عزیز و اقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم سکندر حیات صاحب

29 اکتوبر 2016ء کو مکرم سکندر حیات صاحب ابن میاں ظفر اللہ محمود صاحب صدر جماعت Offenbach am Main جرمنی 26 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم قیصر شیراز صاحب ووڈبرج کے کزن تھے۔

☆ مکرمہ صابرہ بی بی صاحبہ

30 اکتوبر 2016ء کو مکرمہ صابرہ بی بی صاحبہ ربوہ میں 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، محترمہ ساجدہ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز صاحب صدر وان ایسٹ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم رشید محمد چوہدری صاحب

6 نومبر 2016ء کو مکرم رشید محمد چوہدری صاحب سنٹرل ورجینیا، امریکہ میں 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ثریا چوہدری صاحبہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم میاں محمد نعیم صاحب وان کے داماد طلحہ چوہدری صاحب کے نانا تھے۔

☆ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ

7 نومبر 2016ء کو مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ قادیان، انڈیا میں 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، مکرم محمد اقبال باجوہ صاحب پیس ویلیج ساؤتھ ویسٹ کی پھوپھی تھیں۔

☆ مکرم عمر حیات مانگٹ صاحب

11 نومبر 2016ء کو مکرم عمر حیات مانگٹ صاحب حافظ آباد میں 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم محمد ارشد مانگٹ صاحب پیس ویلیج کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

☆ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ

15 نومبر 2016ء کو مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ گجرانوالہ میں 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ، مکرم امتیاز احمد صاحب وان ایسٹ کی بڑی بہن تھیں۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 25 نومبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ عابدہ خانم صاحبہ

8 نومبر 2016ء کو محترمہ عابدہ خانم صاحبہ ربوہ میں 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم شفیق احمد صاحب ویسٹن کی ہمشیرہ اور مکرم قمر الاسلام صاحب پیس ویلیج ساؤتھ ایسٹ کی چچازاد بہن تھیں۔

☆ مکرم عامر ثنا صاحب

22 نومبر 2016ء مکرم عامر ثنا صاحب ضلع نارووال میں 45 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ بشریٰ عامر صاحبہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، مکرم منظور احمد باجوہ صاحب پیس ویلیج کے داماد، مکرم نعمان ناصر صاحب اور مکرم منور احمد بابر صاحب پیس ویلیج کے ہم زلف تھے۔

☆ مکرم شیخ برکت علی صاحب

27 نومبر 2016ء کو مکرم شیخ برکت علی صاحب ربوہ میں 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مظفر احمد پاشا صاحب مسس ساگا اور محترمہ شمائلہ علیانہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد علیانہ صاحب، پیس ویلیج نارتھ کے والد تھے۔

☆ مکرم شیخ ساجد محمود صاحب

27 نومبر 2016ء کو مکرم شیخ ساجد محمود صاحب کراچی کو نامعلوم افراد نے گولیوں کا نشانہ بنایا اور زخموں کی تاب نہ لاکر شہید ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کی عمر 55 سال تھی۔ آپ کو قبرستان شہداء ربوہ میں دفن کیا گیا۔ آپ مکرم فہیم احمد شیخ صاحب، جنرل سیکرٹری وینکوور سے ساؤتھ کے بہنوئی تھے۔

ادارہ شہید کے تمام اعزہ و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے 9 دسمبر کو نماز جمعہ کے بعد مکرم اشرف صاحب کے حاضر جنازہ کے ساتھ مکرم شیخ برکت علی صاحب اور مکرم شیخ ساجد محمود صاحب شہید کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔